

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

زوج ایمان

A-PDF

دعوت صحابہ و اہل بیت علیہم السلام خواتین



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

بَلَغَ الْعُزْلَى بِحَمَاهُ

كَشَفَ الدُّجَى بِحَمَاهُ

حُذِّتِ جَمِيعُ خَصَالِهِ

صُلِيَ عَلَيْهِ وَآلِهِ

روح ایمان

مؤلف

صاحبزادہ بابا جی محمد نواز غلام خواجگی

ناشر تنظیم حرمت اولیاء

روح ایمان	نام کتاب
صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی	مؤلف
حافظ محمد سعید احمد خواجگی	کمپوزنگ
مارچ 2004ء تعداد 1000	بار اول
مئی 2005ء تعداد 1000	بار دوم
مارچ 2006ء تعداد 1100	بار سوئم
مئی 2007ء تعداد 1100	بار چہارم
جون 2009ء تعداد 1100	بار پنجم
نومبر 2010ء تعداد 1100	بار ششم
مارچ 2012ء تعداد 1100	بار ہفتم
90 روپے	۴۰
تنظیم حرمت اولیاء	ناشر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ، محمدیہ، صدیقہ، نقشبندیہ، چادر یہ، خواجگیہ

مزار پر انوار خواجہ جی سرکار

حق ولی دربار مولانا اہل شریف مین مکتان روز لاہور (23 کلومیٹر)۔

www.haqwalisarkar.com

﴿ انتساب ﴾

میرے پیارے مرشدِ اکمل، امام الاولیاء
 غوثِ زمان، خواجہ خواجگان
 حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار
 کے نام.....

نفت مشرق

مجھ کو .. دہار ہے طوائف کے
 نگرے ہیں جو کام .. ان جانیں کے
 وہب دہنے کو سر پہ جانیں کے
 جو گداہ ہیں صاف ہوتے جانیں کے
 ان کی نظر پاک میں .. نہیں ہے
 .. ہمیں دیکھیں گے اکھ مٹ جانیں کے
 ان کے قدوس کو تو چمے مٹا بھی
 ان کے قدوس کا ہی صدق کھائیں گے
 جو نرا .. اکھ ہا ہے دیکھ لو
 اس کو بھی چمے لگاتے جانیں کے
 جانے شای ان کے سر پہ ہی ہے
 مصطفیٰ کے .. پہ جو جگہ جانیں کے
 مصطفیٰ ﷺ کے نام پہ جو جگہ کے
 .. جہاں کی نصیبیں .. جانیں کے
 ہر گنبد .. سہری جہاں
 دیکھ ان کو دل سکوں ہر جانیں کے
 حق دل سرکار مہربان دل میں
 مصطفیٰ ﷺ کا نہیں دیتے جانیں کے
 ہے بیچیں مجھ کو کہ روز حشر بھی
 اس غلام پہ کرم فرمائیں گے

﴿ فہرست ﴾

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
7	حرف آغاز	1
21	قرآن حکیم کے نازک مقامات	2
25	تقدیم	3
27	شجرہ عالیہ	4
29	قرآنی آیات	5
67	احادیث مبارکہ	6
69	فرمان پاک حضور اقدس ﷺ	7
81	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات	8
89	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کیفیات	9
111	دیگر مخلوقات کی کیفیات	10
117	معجزات مصطفیٰ ﷺ	11
129	اولیاء کرامؑ کے معاملات	12
136	مرشد پاک غوثِ زمان خلیفہ حق ولی سرکارؒ	13
138	فرمودات عالیہ	14

ردیف	عنوان	تعداد
۱	کتابخانه	۱۰
۲	کتابخانه	۱۰
۳	کتابخانه	۱۰
۴	کتابخانه	۱۰
۵	کتابخانه	۱۰
۶	کتابخانه	۱۰
۷	کتابخانه	۱۰
۸	کتابخانه	۱۰
۹	کتابخانه	۱۰
۱۰	کتابخانه	۱۰
۱۱	کتابخانه	۱۰
۱۲	کتابخانه	۱۰
۱۳	کتابخانه	۱۰
۱۴	کتابخانه	۱۰
۱۵	کتابخانه	۱۰
۱۶	کتابخانه	۱۰
۱۷	کتابخانه	۱۰
۱۸	کتابخانه	۱۰
۱۹	کتابخانه	۱۰
۲۰	کتابخانه	۱۰

حرف آغاز

اللہ ﷻ کے فضل و کرم سے، حضور اقدس ﷺ کی نظر عنایت و رحمت سے اور مرشد پاک امام الاولیاء، نقشب زماں، خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکاری دعاؤں اور توجہ سے اس گناہ گار سیاہ کار کو اس کتاب کے پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ جاسی گو کہ علم و عمل سے خالی ہے مگر پھر بھی کافی عرصہ سے یہ تنہا پیدا ہوتی رہی کہ اگر اس گنہگار کے ہاتھوں حضور اقدس ﷺ کی عظیم نورانی بارگاہ اقدس میں ہدیۂ نذرانۂ یہ کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو جائے تو دل قدر سے مطمئن ہو جائے کہ شاید اسی طرح اس گناہ گار پر حضور اقدس ﷺ کی مزید نگاہ عالی مرتبت پڑ جائے جس کا سارا زمانہ نجات اور طلب گار ہے۔

آج کے اس بے فتن دور میں جہاں دوسری برائیاں تیزی سے پروان چڑھ رہی ہیں وہاں نہ جانے ایسے لوگ کہاں سے پیدا ہو گئے جو خود کو مسلمان بلکہ بہت بڑے مومن اور موجد خیال کرتے ہیں مگر عظمت رسول ﷺ، احترام رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ سے نہ صرف خود خالی ہیں بلکہ اسلام کے نام پر امت کو یہ یقین دلانے میں دن رات مصروف عمل ہیں کہ احترام رسول ﷺ اور محبت رسول ﷺ (نعوذ باللہ) شرک ہے اور بعض لوگ ان کی گمراہی بھری باتیں سن کر ان کے قائل بھی ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت حضور اقدس ﷺ کی ذات بے عیب سے عیب و صوف نے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ ﷻ سب مسلمانوں کو ان بد بختوں کے عقائد

سے محفوظ رکھے کیونکہ اسلام کی بنیاد ہی حضور اقدس ﷺ کی محبت، اتباع اور احترام پر ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ "کوئی عبادت حضور اقدس ﷺ کی اطاعت اور ادب سے بڑھ کر نہیں"۔ اور حافظ ابن تیمیہؒ کا قول ہے کہ "سید دو عالم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی یہ اللہ ﷻ کے دین کے بالکل خلاف ہے کیونکہ آپ ﷺ کی شان کے درپے ہونے سے احترام اور تعظیم بالکل ساقط ہو جاتا ہے جس سے رسالت کے احکامات ساقط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے امام الانبیاءؑ کی مدح و ثناء اور تعظیم و توقیر پر ہی دین اسلام کا قیام ہے اور اسی احترام اور توقیر کے نہ ہونے سے سارے کاسار دین ختم ہو جاتا ہے"۔

ایمان کے لئے اللہ ﷻ کے علاوہ حضور اقدس ﷺ کی محبت بھی شرط ہے، اگر کوئی یہ کہے کہ میں اللہ ﷻ سے محبت کرتا ہوں لیکن حضور اقدس ﷺ کی محبت، عظمت و احترام و اتباع سے بے خبر ہو تو وہ صاحب ایمان نہیں۔

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ

جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہو گا ایک یہ کہ اللہ اور رسول اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں، دوسرے یہ کہ محض اللہ کے لئے دوستی رکھے اور اللہ کے لئے عداوت رکھے اور تیسرے یہ کہ اسے دو بارہ کافر بننا اس قدر ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا (بخاری)۔

اس میں دیکھیں کہ صرف اللہ ﷻ کا ذکر نہیں ہوا بلکہ اللہ ﷻ کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کی محبت بھی لازمی ہے اور حدیث پاک میں واضح طور پر حضور اقدس

نے فرمایا ہے کہ

تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک میں تمہیں تمہاری اولاد تمہارے والدین اور ہر چیز سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری شریف)۔

حضور اقدس ﷺ کے محبوب ہیں اور وجہ کائنات ہیں اس لئے اللہ ﷻ نے اپنی محبوبیت حضور اقدس ﷺ کی اتباع اور محبت و ادب میں رکھ دی۔

قرآن مجید میں اللہ نے ارشاد فرمایا کہ

(اے محبوب) تم فرما دو کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (فرمانبرداری، پیروی) کرو تب اللہ (خود بخود) تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (اے محبوب) تم فرما دو کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کافروں کو پسند نہیں فرماتا (آل عمران-31-32)۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں (اس سے) باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (الحشر-7)۔

جب یہ بات سنے ہو چکی کہ حضور اقدس ﷺ کی محبت ایمان کی شرط اول ہے اور حضور اقدس ﷺ کی اتباع میں ہی اللہ ﷻ کی رضا ہے تو آئیے تمام اختلافی باتوں کو نکال کر حضور اقدس ﷺ کی ذات مطہرہ سے محبت کریں اور جب حضور اقدس ﷺ سے محبت میں یہ مقام آ جائے گا کہ دنیا کی ہر چیز اور ہر شخص سے حتیٰ

کہ جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر حضور اقدس ﷺ سے محبت ہو جائے گی جو کہ ایمان کا تقاضا ہے (صرف زبانی دعویٰ نہ ہو بلکہ حقیقت میں دل میں اتنی شدید محبت ہو) تو یاد رکھیں کہ خود بخود وہ باتیں ہمیں سمجھ آ جائیں گی جن کو آج لوگوں نے اختلافی مسائل بنا کر امت میں زبردست انتشار پیدا کر رکھا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص (جو کہ کسی مسجد کا خطیب تھا) میرے مرشد پاک خواجہ سرکار مہی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوا اور بڑے اعتراض سے یہ پوچھنے لگا کہ آپ بتائیں حضور اقدس ﷺ حاضر و ناظر اور نور ہیں کہ نہیں؟ تو میرے قبلے نے ارشاد فرمایا کہ آپ بحث کرنے کے لئے آئے ہیں لیکن اگر واقعی جانتا ہوں دیکھنا چاہتے ہیں تو حضور اقدس ﷺ سے اپنی ہر چیز اور ہر شخص سے بڑھ کر دل میں محبت و ادب پیدا کرنا شروع کر دیں جس کا واضح حکم قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں موجود ہے تو خود بخود آپ کو پتہ چل جائے گا کہ حضور اقدس ﷺ حاضر و ناظر اور نور ہیں کہ نہیں۔

آج کی نئی نسل کا یہ مسئلہ ہے کہ ان لوگوں کے پاس حضرات اولیاء کرام کے پاس بیٹھنے کے لئے وقت نہیں کہ ہدایت کی دولت حاصل کر سکیں اور اس قسم کا لٹریچر بعض اوقات ہاتھ لگ جاتا ہے جس میں حضور اقدس ﷺ کی شان اور اختیارات و مقامات کو کچھ اس طریقے سے پیش کیا جاتا ہے کہ وہ ہم جیسے تھے اور ان کا احترام صرف اس سے زیادہ نہیں کہ جیسے بڑے بھائی کا کیا جائے (نور باللہ) اور اگر حضور اقدس ﷺ سے محبت اور ادب و احترام رکھا تو یہ (نور باللہ) شرک ہے۔ اگر ہم قرآن مجید کا مطالعہ حسد اور بغض کو دل سے نکال کر اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی محبت

میں سرشار ہو کر کریں گے یا اس سے سمجھیں گے جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ اور نیک بندوں کی محبت اور ادب سے معمور ہے تو بڑے واضح طریقے سے یہ بات سمجھ میں آ جائے گی کہ اللہ ﷻ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ مقامات اور شانیں عطا فرما رکھیں ہیں کہ جس کا ایک انسان تو کیا ولی کامل بھی اندازہ نہیں کر سکتا۔

بعض لوگ حضور اقدس ﷺ کی شان عالیہ اور ادب کے خلاف لڑ بچ میں صرف ان چند خاص آیات اور احادیث کو سمجھنے بغیر صرف پڑھ کر ہی اسی پر اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں کاش ایسے حضرات ان آیات کو بھی سمجھ لیں کہ اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی محبت میں پڑھ کر غور کر لیں کہ جس میں خود اللہ ﷻ اپنے محبوبوں کی شان، اختیارات، علم اور طاقت کا اعلان فرما رہا ہے جو اللہ ﷻ نے انہیں عطا فرمائی ہیں۔ بے شک تمام اختیارات، طاقت، علم صرف اللہ ﷻ کے لئے ہے اس کے علاوہ جس کو بھی اختیارات مقامات یا علم عطا فرمایا جاتا ہے وہ اللہ ﷻ کا عطا کردہ ہے یعنی اللہ ﷻ کی طاقت، علم یا اختیار اس کا ذاتی ہے اور اللہ ﷻ کے محبوبوں کو جو حاصل ہے وہ اللہ ﷻ کا عطا کردہ ہے یعنی عطائی ہے۔ یہ فرق ہمیں واضح طور پر نظر آتا ہے کہ جب اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے تو فرماتا ہے کہ میں دیتا ہوں یا زندہ کرتا ہوں وغیرہ کیونکہ اللہ ﷻ کسی کا محتاج نہیں اور نہ کسی اور سے لے کر دیتا ہے بلکہ وہ خود صاحب اختیار ہے اور مالک ہے مگر جب اللہ ﷻ کے محبوب اللہ ﷻ کے عطا کردہ فیض سے اور اس کے اذن سے لوگوں کو عطا کرتے ہیں جس طرح اللہ ﷻ کے ایک نبی حضرت یحییٰ علیہ السلام کی زبان مبارک سے جب الفاظ نکلے تو وہ کچھ اس طرح تھے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے، کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے، اور میں شفا دیتا ہوں ماورزا اور اندھے، سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو تم اپنے گھر میں جمع رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے (آل عمران 49، 50)۔

اس آیت مبارکہ میں دیکھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں شفا دیتا ہوں اور میں زندہ کرتا ہوں مگر یہ طاقت میری ذاتی نہیں ہے بلکہ میرے اللہ ﷻ نے مجھے عطا کی ہے اور اس کا حکم اور اجازت عطا فرمائی ہے اس لئے ساتھ فرمایا کہ اللہ ﷻ کے حکم سے۔ اسی طرح جب غیب کے متعلق ذکر ہوا تو اللہ ﷻ نے فرمایا کہ غیب صرف اللہ جانتا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ جسے اور جتنا میں نے چاہا اپنے محبوبوں کو بھی علم غیب عطا فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

(اے محبوب) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں (آل

عمران 44)۔

اور قرآن مجید میں ہی ارشاد ہوتا ہے کہ

اور اللہ کی شان یہ نہیں (اے عام لوگو) تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ (تعالیٰ) منتخب فرماتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب

ہے (آل عمران-179)۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے کہ

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے۔ ان کے آگے پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ مقرر کر دیتا ہے (کہ شیطان دخل اندازی نہ کرے) (الحجرات-26, 27)۔

نہ جانے مسلمان ہوتے ہوئے کس طرح ذہن یہ بات گوارہ کر لیتا ہے کہ ہم حضور اقدس ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ رکھیں کہ (نعوذ باللہ) وہ مرکز مٹی میں مل گئے (نعوذ باللہ) اللہ ﷻ جیسے مگر وہ عقیدوں سے محفوظ رکھے۔ آمین! حضور اقدس ﷺ کی ذات مطہرہ کی بات تو اعلیٰ ارفع ہے تمام انبیاء جسم کی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ حدیث پاک میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے پس خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے“ (مشکوٰۃ ما بین یلحد)

اور ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ

”انبیاء مائتہ قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں“ (مشکوٰۃ)

اور ارشاد فرمایا کہ

میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ حالانکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض

کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے انتقال (یعنی ظاہری طور پر اس دنیا سے تشریف لے جانے) کے بعد بھی؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ نے زمین پر یہ بات حرام فرمادی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کے اختیارات کا ذکر احادیث پاک میں دیکھیں کہ خود حضور اقدس ﷺ نے یہ بات واضح طریقے سے سمجھا دی اور ارشاد فرمایا کہ

”اللہ جتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں“ (بخاری)

اور ایک اور جگہ فرمایا کہ

”بے شک میں ہی تقسیم کرتا ہوں اور اللہ مجھے عطا کرتا ہے“ (مسلم)

اور ارشاد فرمایا کہ

”قاسم میں ہی ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں“ (متفق علیہ)

ان احادیث سے بھی واضح ہو رہا ہے کہ مالک تو اللہ ﷻ ہی ہے مگر اللہ ﷻ

نے اپنے محبوب ﷺ کو اختیارات عطا فرما کر یہ اذن عطا فرمایا کہ اسے محبوب میں نے تمہیں عطا کر دیا اور اب سب لوگوں میں تم تقسیم کرو جیسے چاہو اور جسے چاہو عطا کرو میں نے تمام خزانوں کی چابیاں تمہیں عطا کر دیں کہ حدیث پاک میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں مجھے دی

گئیں اور میرے ہاتھ میں تھامی گئیں“ (حلق علیہ)

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا کہ

”بے شک اللہ کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے

شک مجھے زمین کے فرائض کی چابیاں عطا فرمادی گئیں“ (بخاری)

صرف اسی دنیا میں نہیں بلکہ روزِ محشر بھی تمام عزت اور کنجیاں حضور اقدس ﷺ

کے دستِ مبارک میں ہوں گی کہ حدیثِ پاک میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے کہ

میں تمام لوگوں سے پہلے تشریف لانے والا ہوں جب وہ اٹھائے جائیں

گے اور میں ان کا قادم ہوں گا جب وہ پیش کئے جائیں گے اور میں ان کی طرف سے

عرض کروں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اور میں ان کے لئے شفاعت طلب

کروں گا جب انہیں روک لیا جائے گا اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب

وہ مایوس ہو جائیں گے۔ عزت اور کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لوہ

الحمد اس روز میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں اپنے رب کے نزدیک ساری اولادِ آدم سے

زیادہ عزت والا ہوں گا۔ ایک ہزار خادم میرے ارد گرد پھرتے ہوں گے گویا وہ

چسپائے ہوئے اٹھ سے یا نکھرے ہوئے موتی ہیں (ترمذی، دارمی)۔

حضور اقدس ﷺ کے ادب و احترام کو جو لوگ شرک جانے کی کوشش کرتے ہیں

نہ جانے ان کی آنکھوں میں وہ آیات کیوں لاجمل ہو جاتی ہیں جن میں خود اللہ ﷻ

لوگوں کو رسولوں کا ادب و احترام کی تلقین کر رہا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ
 ”میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہو اور ان کی تعظیم کرو“ (المائدہ-12)

دوسری جگہ یوں ارشاد ہے کہ

(اے محبوب) بے شک ہم نے تمہیں (امت کے احوال و اعمال پر) حاضر و ناظر اور (مقررین کو جنت کی) خوشخبری سنانے والا اور (منکرین کو دوزخ کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بولو (الفتح-8،9)۔

دیکھئے کہ صرف حضور اقدس ﷺ پر ایمان لانے کا ہی ذکر نہیں ہو رہا بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی واضح فرمایا کہ رسول کی تعظیم و توقیر بھی تم پر واجب ہے۔ اس کے باوجود بعض مسلمان اس میں حیلے اور بہانے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی نا سمجھی میں علم کی رو سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ادب کی فلاں کیفیت یا فلاں حالت ادب نہیں بلکہ شرک ہے اور حضور اقدس ﷺ کے ادب کی طرف دل کو راضی نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں (النساء-61)

حضور اقدس ﷺ کے ادب کی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ ﷻ نے واضح کر دیا کہ ادب کی بڑی بڑی باتیں تو دور کی بات ہے تم میرے نبیؐ کو بلانا بھی چاہو جو کہ ایک معمولی

بات ہے تو اس طریقے سے مت بلانا جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

(اے مومنو!) تم رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ظہرو لوجیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو (النور-63)۔

صرف ہمیں پر اللہ ﷻ نے انکشاف نہیں کیا بلکہ اللہ ﷻ نے یہ واضح طریقے سے تمام مسلمانوں کو آگاہ کر دیا کہ حضور اقدس ﷺ کی ذات مطہرہ کا ادب تو ایک طرف ہے مجھے یہ بھی گوارہ نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں ان کی موجودگی میں تم میں سے کوئی اپنی آواز کو بھی بلند کرے اور اگر تمہاری آواز بلند ہو گئی تو صرف یہی نہیں کہ تمہارے اعمال نامے میں گناہ لکھے جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس معمولی سی بے ادبی کی وجہ سے تمہارے سارے کے سارے نیک اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قول و فعل میں ان) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت (اور) جانتا ہے۔ اے ایمان والو! (رسول کی بارگاہ میں) اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نبی کی آواز سے اور انکے حضور بات چلتا کر نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے (تمام) اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ بے شک وہ جو رسول اللہ کے پاس (ادب و احترام کی وجہ سے) اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے جن لئے ہیں ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے (الحجرات-1,2,3)۔

اب ذرا دیکھیں کہ کیا ایک انسان کی آواز گھٹگو میں بلند ہو جائے تو کیا یہ کوئی شرعی گناہ ہے؟ نہیں بلکہ تقاضائے ادب ہے اور اعلیٰ ادب ہے کہ محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ادب کی وجہ سے اپنی آواز کو بھی بلند نہ کرے۔ پس حضور اقدس ﷺ کی ذات مطہرہ وہ ذات مطہرہ ہے جن کی رضا میں رب تعالیٰ کی رضا ہے، جن کی فرمانبرداری میں ہی اللہ ﷻ کی خوشنودی ہے، جن کی محبت ایمان کی شرط اول ہے اور اللہ ﷻ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کی ہر انگلی بھی اللہ ﷻ کو ناپسند ہے بلکہ اللہ ﷻ تو اپنے ولیوں کی بارگاہ میں بھی بے ادبی کو ناپسند کرتا ہے اور ان کے گستاخوں اور بے ادبوں سے بھی راضی نہیں ہوتا اس لئے اللہ ﷻ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ ”جو میرے کسی ولی سے بغض رکھتا ہے اس کے خلاف میرا اعلان جنگ ہے“ (بخاری)

اللہ ﷻ اپنے محبوب کے وسیلے اور صدف سے اپنے ولیوں کو بھی اختیارات اور روحانی مقامات عطا فرماتا ہے۔ ان ولیوں کی دعاؤں سے تقدیروں کو بدل دیتا ہے اور ان کی توجہ اور طاقت سے بعض اوقات ایسے کام بھی ہو جاتے ہیں جو کہ انسانی عقل سے باہر ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں دیکھیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ بقیس کے تخت لانے کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے ایک ولی کامل کی شان کا اظہار بھی اللہ ﷻ نے فرمایا ہے کہ حضرت آصف بن برخیا، حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں موجود تھے انہوں نے پلک جھپکنے سے پہلے وہ تخت لا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر کر دیا۔ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ایک انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پلک جھپکنے سے پہلے تخت لا کر کس طرح حاضر کر سکتا ہے؟ یہ اللہ ﷻ کی عطا کردہ طاقت اور اختیار ہوتا ہے۔

حقیقت میں ان اولیاء کرام کی محبت میں اللہ ﷻ کی رضا ہے، ان کے پاس بیٹھنے سے اور نسبت رکھنے سے قرب الہی اور حضور اقدس ﷺ کے قرب کی دولت میسر آتی ہے اس لئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

”اللہ سے ڈرو اور صدیقین کے ساتھ ہو جاؤ“ (توبہ- 119)

اور ارشاد فرمایا کہ

اور اپنے آپ کو رو کے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو صبح و شام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے نکارتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو ان سے مت بھیرو (کہف- 28)

اور حدیث پاک میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ایسے اور برے لوگوں کی مثال مشک اٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا تمہیں دے دے گا یا تم اس سے خرید لو گے یا تمہیں اس کی عمدہ خوشبو آئے گی۔ بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلانے گا یا تمہیں اس کی ناگوار بدبو آئے گی (متفق علیہ)۔

اور ارشاد فرمایا کہ

”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے چہرے کی زیارت سے اللہ یاد آجائے“ (ابن ماجہ)

اور حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

بعض نکھرے بالوں والے اور درد ازلوں سے دھککے ہوئے ایسے ہیں کہ اللہ کے عمرو سے پرہم کھالیں تو وہ انہیں سچے کر دکھاتا ہے (مسلم)۔

قرآن مجید اور بے شمار احادیث مبارکہ حضور اقدس ﷺ کی شان اقدس کی ترجمان ہیں۔ اس مختصر سی کتاب میں صرف چند آیات مبارکہ، چند احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام کے واقعات و کیفیات اہل محبت کے حسن ذوق کے لئے تحریر کا آپ کی خدمت میں کتاب کی صورت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ ہر مسلمان اس کو پڑھ کر کچھ اندازہ کر سکے کہ سرور دو عالم حضور اقدس ﷺ کو اللہ ﷻ نے کس قدر انعام و اکرام سے نوازا ہے تاکہ حضور اقدس ﷺ کی محبت اور ادب و احترام کی کیفیات ہمارے اندر بھی پیدا ہوں۔

ہر مسلمان کو چاہیے کہ حضور اقدس ﷺ کی سیرت مبارکہ پر تحریر کردہ کتابوں کا مطالعہ ضرور کیا کرے تاکہ حضور اقدس ﷺ کا عشق و ادب ہمارے دلوں میں پیدا ہوتا رہے۔ اپنے بچوں کو بھی دینیادی ناول اور ڈائجسٹوں کے بجائے ایسی کتابیں فراہم کریں اور ان کی ترغیب دیں کہ جو حضور اقدس ﷺ کی سیرت طیبہ سے متعلق ہیں۔

اللہ ﷻ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اپنی اور اپنے حبیب پاک ﷺ اور اپنے اولیاء کرام کی محبت اور ادب عطا فرمائے اور آپ ﷺ کی کامل اتباع کی توفیق عنایت فرمائے اور مجھ گناہگار و سیاہ کار کو دنیا اور آخرت میں حضور اقدس ﷺ کی بے پناہ رحمتیں عطا فرمائے اور روزِ محشر آپ ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے جس کا سارا زمانہ محتاج ہے۔ "آمین"

گدائے درِ مصطفیٰ ﷺ

صاحبزادہ باباجی محمد نواز غلام خواجگی

قرآن حکیم کے نازک مقامات

فرمانِ پاک

غوثِ زماں، خواجہ خواجگاں حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکارؒ حضورِ پاک ﷺ سے متعلق آیاتِ مبارکہ کو سمجھنے کے لئے فہم و فراست اور گہری نگاہ سے قرآنِ پاک کا مطالعہ ضروری ہے بصورتِ دیگر فائدہ کی بجائے نقصان کا احتمال ہے۔

قرآنِ پاک کے آخری پارہ کی سورۃ ص (80) بھی انہی نازک مقامات میں سے ایک ہے جس کو غلط سمجھ کر بہت سے علماء کرام نے ادب کے خلاف بات کہہ دی ہے۔ یہاں تک کہ ”عوارف العارف“ جو کہ عربین محمد شہاب الدین سہروردی کی کتاب ہے اور ترجمہ حافظ سید رشید احمد از شد نے کیا ہے اس کتاب ترجمہ کے صفحہ نمبر 104 پر اصحابِ ملت کا ذکر کرتے ہوئے اس آیت کا ترجمہ کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ”ان کی وجہ سے آنحضرت ﷺ معتب ہوئے“ (نعوذ باللہ)۔

شاہِ عبدالقادر نے ترجمہ تحریر کیا ہے کہ ”تجری چڑھائی اور منہ موڑنا اس سے کہ آیا اس کے پاس اندھا۔ اور تجھ کو کیا خبر ہے شاید وہ سنو رہا یا سوچتا تو کام آتا اس کے سمجھانا۔ وہ جو پرواہ نہیں کرتا سو تو اس کی فکر میں ہے۔ اور تجھ پر گناہ نہیں کہ وہ نہیں سنو رہا۔ اور وہ جو آیا ہے تیرے پاس دوڑتا اور دوڑتا ہے سو تو اس سے تعافل کرتا ہے۔

سورہ بحس کا شانِ نزول یہ ہے کہ ابتدائی دور میں حضور پاک ﷺ با اثر لیکن بدترین دشمنانِ اسلام مثلاً عقبہ، شیبہ، ابو جہل، ملہ، بن خلف، ابلی بن خلف وغیرہ کو ایک مجلس میں دینِ حق کی دعوت دے رہے تھے۔ عام افراد کے علاوہ سردار ہونے کی بنا پر ان کے قبولِ اسلام سے اسلام کو زیادہ تقویت حاصل ہوتی جیسا کہ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے ہوئی۔ اس اہم مشن اور نازک مرحلہ پر کوئی رکاوٹ یا دخل خلافِ ادب اور عرف عام میں آدابِ مجلس کے خلاف تھا۔ اسی دعوتِ اسلام کے دوران ام المومنین حضرت خدیجہؓ کے پھوپھی زاد بھائی مشہور صحابی ابن ام مکتومؓ جو کہ اصحابِ مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور نابینا تھے دخل انداز ہوئے جو حضور پاک ﷺ کی ذاتِ عالیہ کو پسند نہ آیا۔ حضور پاک ﷺ کے رویہ مبارک میں کوئی غلطی نہ تھی اس لئے کہ

- (1) حضور پاک ﷺ کے اذن کے بغیر کچھ نہیں فرماتے۔
- (2) کائنات میں سب سے محبوب، ارفع و اعلیٰ، معصوم، کامل اخلاق بلکہ وجہ کائنات خود حضور پاک ﷺ کی ذاتِ عالی ہے۔
- (3) اللہ ﷻ نے خود حضور پاک ﷺ کے اخلاق کو سب سے اکمل اور قابلِ پیروی قرار فرمایا۔

- (4) اللہ ﷻ نے "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" فرما کر خود بلندیِ اخلاق کا مژدہ سنایا۔
- (5) موقعِ محلِ دعوتِ اسلام تھا جو ارفع مقصدِ نبوت تھا۔

- (6) محفل کے دوران اور خصوصاً نبی پاک ﷺ کی مجلس میں دخل اندازی مسلمہ اصولوں کے خلاف تھی، ایسی حالت میں مدہِ مؤذنا یا تیوری چڑھانا قدرتی اور مناسب

رہا عمل تھا۔

(7) اگر کفار کو دعوت اسلام سے کتر یا عام معمولی بات بھی مجلس پاک میں ہو رہی ہوتی تو آنے والے کو انتظار کر کے اپنی بات مؤخر کر لینا چاہیے تھی۔ اس طرز عمل سے اس کی بات پر بھی مناسب توجہ دی جاسکتی تھی۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور پاک ﷺ کا رویہ مبارک عین اللہ ﷻ کا حکم، آداب مجلس کے مطابق درست تھا۔ اللہ ﷻ نے آداب تو لوگوں کو سکھائے ہیں کہ وہ حضور پاک ﷺ کے ساتھ کیا رویہ اختیار کریں۔ خود حضور پاک ﷺ کو ظاہری طور پر نہ سکھائے بلکہ ذات عالی میں شامل تھے جس کا تذکرہ پہلی کتابوں میں ہوتا مقبول ہے۔ اس لئے حضور پاک ﷺ بھی مکمل ہستی کے حلق یہ تصور کرنا کہ انہیں اخلاق کے بنیادی اصولوں یا دعوت کے بنیادی نکات کا علم نہ تھا سراسر لاعلمی ہے۔ دراصل قرآن مجید میں اللہ ﷻ کا ایک منفرد طریق اور طرز بیان ہے جو نظروں سے اوجھل نہ ہونا چاہیے کہ وہ کہتا کسی سے ہے اور مقصد کسی اور کے لئے ہوتا ہے۔ یہاں بھی عتاب صرف اور صرف کفار کے سرداروں پر ہے۔ اللہ ﷻ نے ایک طرف سرداران کفار کو اور ایک طرف طالب حق غریب نامیٹا کو کھڑا کر کے یہ سمجھایا ہے کہ اللہ ﷻ کی نظر میں دنیاوی دولت و امارت کی کوئی وقعت نہیں۔ اس سورۃ کی بعد کی آیات میں فاسق و فاجر کفار کے ہولناک انجام کا ذکر اسی حصہ کا دوسرا حصہ ہے۔

جن مفسرین اور علمائے کرام نے اپنی نادانی میں اسے حضور پاک ﷺ پر عتاب گرفت، سرزنش اور تنبیہ وغیرہ قرار دیا ہے وہ فوری حضور پاک ﷺ کے دربار عالیہ میں معافی کے طلبگار ہوں کہ یہ بہت نازک مقام ہے کہ انسان کے عمل ضائع ہونے کا

خطرہ ہے اور اسے خبر بھی نہ ہو۔

اسی طرح قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد ہے کہ

إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ

ترجمہ: ”اگر تم ان (منافقوں) کے لئے ستر مرتبہ استغفار کرو تب بھی ان کی مغفرت اللہ نہیں کرے گا“ (التوبہ - 80)۔

یہاں بھی یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ حضور پاک ﷺ کے استغفار میں اثر نہیں۔ بلکہ منافقین پر بہت زیادہ غیظ و غضب کا اظہار ہے اور حضور پاک ﷺ کی نرم عادت مہار کہ اور رحمت للعالمین کی طرف اشارہ ہے۔



تَقْرِیر

حروفِ سعید

اللہ ﷻ کا بے حد شکر و احسان کہ اس نے ہم پر احسانِ عظیم فرمایا اور ہمیں اپنے محبوب کا امتی بنا دیا اور بے حد درد و اس محبوب رب العالمین کی بارگاہِ نکس پناہ میں جو ہم گناہگاروں کی نہایت بھلائی چاہنے والے ہیں۔ مجھ ناچ کو قبلہ مرشد پاک چادری سرکار کی اجازت اور قبلہ بابا جی سرکار کے حکم پر اس کتاب کی کتابت کی سعادت حاصل ہوئی صرف کچھ رنگ (۵ پینک) کے دوران انہی کے صدقے مجھ گناہگار کو حضور پاک ﷺ نے تین مرتبہ زیارت پاک سے شرف فرمایا۔ جو کہ اس کتاب کی حضور پاک ﷺ کی نظر پاک میں قبولیت کی دلیل ہے۔

میں اس کرم کے کہاں تھا قافل حضور ﷺ کی بندہ پروری ہے میری آپ سے عرض ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ خالی ذہن سے نہیں بلکہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں کریں۔ بار بار کریں اور اس کو اپنا معمول بنالیں انشاء اللہ جہاں آپ کے ایمان میں اضافہ ہوگا اور جازگی آئے گی وہاں حضور پاک ﷺ کی توبہ بھی حاصل ہوگی اور میرا وجدان کہتا ہے کہ یقیناً حضور پاک ﷺ آپ پر بھی اپنا خاص کرم فرمائیں گے اور اپنی زیارت سے بھی شرف فرمائیں گے۔

حضور پاک ﷺ کی محبت تو ایمان کی روح، قرآن پاک کا نچوڑ اور اصل اور دین کی جان ہے

روح ایمان، مغز قرآن، جان دین، ست حب رمضہ للعالمیں
آپ حضرات سے میری اتنا س ہے کہ آپ میں سے جس کو جب بھی اور جہاں بھی موقع میسر آئے ان آیات و احادیث کو اپنے بیان، تقریروں اور خطبوں میں اپنے اپنے علاقوں میں عام کریں اور کثرت سے کریں تاکہ حضور پاک ﷺ کی شانِ اقدس سے نئی نسل کو

شکارتی ہو جو کہ خلف قسم کے دھوکوں میں الجھی ہوئی ہے۔ ایک طرف تو کامیابیوں کا تختہ زور بکڑ رہا ہے اور دوسری طرف عجیب و غریب متنازعہ نظریات جو کہ خلف قسم کی فرقہ پرستیوں کی پیداوار ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے باسوائے اس کے کہ یہ عقلی بلکہ کم عقلی کے دلائل ہیں

اے اہل نظر ادنیٰ نظر خوب ہے لیکن جو شے کی حقیقت کو نہ سمجھے وہ نظر کیا ضرورت اس امر کی ہے کہ حضور پاک ﷺ کی شان اقدس والی آیات اور ان کی تشریحات و تفاسیر بالخصوص وہ تفاسیر جو صاحب شریعت و طریقت امام سلاطین اور اولیاء کرام نے کہیں ہیں ان کو جان کیا جائے تاکہ تشنگانِ راسخ سیراب ہو سکیں اور انہیں صحیح فہم حاصل ہو سکے اور حضور پاک ﷺ کی شان میں دلائل مانگنے والے "مصل مندوں" کی عقلوں سے بھی پردے اٹھ جائیں

خود کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں حیرا طالع نظر کے سوا کچھ اور نہیں اس کے ساتھ ساتھ ان غیر مناسب تشریحات و تفاسیر کی شکایت بھی کریں جو کہ لوگوں کے عقائد کو ہلکا کر رہی ہیں اور ان کی اصل کو بھی لوگوں تک پہنچائیں اور اسی کو اپنا مقصد بنالیں جو کہ حضور پاک ﷺ کی تربیت کا ازیں ہے اور اہل حق کی اہم ضرورت ہے۔ اس کاوش کا اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ "آمین"

اللہ تعالیٰ آپے محبوب ﷺ کے صدقے سے اسے شرفِ قبولیت بخشے اور قبلہ بابائی سرکار کو اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائے اور ہمیں تا دمِ آخر ان کے ظاہری اور باطنی فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے "آمین"

غلامِ مرشد
حافظ محمد سعید احمد خواجگی

﴿شجرہ طیبہ﴾

- (1) ۴۴ اہل کائنات حضور سرور کونین محبوب رب العالمین و ولی العالمین امام الانبیاء و مرسلہ و مومنین و مومنات
 و صالحین و صالحات حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ (2) حضرت عبداللہ ﷺ (3) حضرت
 عبدالطیف ﷺ (4) غائب (5) عبد مناف (6) لؤی (7) کنانہ (8) مرثدہ (9)
 مخلف (10) لؤی (11) غالب (12) فہر (13) مالک (14) نصر (15)
 مخنفہ (16) خزیمہ (17) مہرک (18) یاسر (19) نصر (20) نزار (21)
 نعد (22) عدنان (23) آذر (24) غنیمہ (25) سلیمان (26) غوص (27)
 نوز (28) لقمان (29) اسی (30) غوام (31) فاجد (32) جزاء (33)
 بلداس (34) بدلات (35) عامر (36) حاجم (37) ناجش (38) فاجی
 (39) غنیم (40) غفر (41) غیہ (42) الدعا (43) خندان (44) سنو
 (45) یفری (46) یخز (47) یلخ (48) یزغوا (49) غنیم (50)
 دینان (51) عیض (52) لقاد (53) ینہام (54) منضو (55) ناجت (56)
 زارخ (57) سنی (58) نری (59) جوض (60) غوام (61) قلداز (62)
 حضرت اسماعیل علیہ السلام (63) حضرت ابراہیم علیہ السلام (64) نازخ (65) ناخو
 (66) سزوج (67) دلو (68) فایح (69) غایز (70) ازنگشا (71) منام
 (72) حضرت نوح علیہ السلام (73) لایک (74) نضو صالح (75) حضرت
 افریس علیہ السلام (76) یارو (77) فایل (78) یسان (79) آتوش (80)
 حضرت جین علیہ السلام (81) ابوالہر حضرت آدم علیہ السلام

قرآنی آیات

فہرست
معارف

آیت نمبر 1

اے ایمان والو! (نبی کو متوجہ کرنے کے لئے) راعنا (رعایت فرمائیں) نہ کہو اور (ادب کی وجہ سے) ایوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر فرمائیں اور پہلے ہی سے بخور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے (البقرہ- آیت 104)۔

ق۔ حضور اقدس ﷺ کی شان میں بلا شک و شک کا حرام ہے اگرچہ قرین کی نسبت نہ بھی ہو اور قرین کی نسبت سے بلا شک ہے۔ جس شک کے دو معنی ہوں ایک اچھا اور ایک برا تو اسے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے تاکہ کسی کو بد گوئی کا موقع نہ ملے۔ جب حضور اقدس ﷺ صحابہ کرام ﷺ کو یکہ تعلیم، تحقیر فرماتے تو صحابہ کرام ﷺ بھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے۔ "راعنا یا رسول اللہ ﷺ" یعنی یا رسول اللہ ﷺ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے اور کلام اللہ کی کو ابھی طرح سمجھ لینے کا موقع رعایت فرمائیں۔ یہودی زبان میں راعنا شک و گمان کے لئے بھی استعمال ہوتا تھا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یہودی کی اصطلاح سے واقف تھے۔ آپ نے ایک روز یہ کلمہ یہودی زبان سے سنا تو فرمایا کہ دشمنان خدا تم پر خدا کی لعنت اگر اب میں نے کسی کی زبان سے سنا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ یہود نے کہا کہ آپ تو خواب کلام ہم پر برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ بہت دلچسپ ہوئے اور دہار مصلیٰ ﷺ میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت مبارکہ نازل ہو گئی جس میں راعنا شک کی ممانعت فرما کر انکرتا (حضور ﷺ نظر کر فرمائیں) کی تحقیر فرمائی گئی۔

آیت نمبر 2

ہے شک ہم نے تمہیں (دین) حق کے ساتھ تو بخیر جانے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا (البقرہ- 119)۔

آیت نمبر 3

اور (اے مسلمانو!) بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ (تیار رہو کہ تم پر غلبہ ہو گا) اور (اے محبوب) تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اگلے پاؤں بھرتا ہے اور بے شک یہ (بات بہت) بھاری تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (و معرفت) سے نوازا (البقرہ-143)۔

آیت نمبر 4

(اے حبیب) ہم تمہارے رخ (الوزن) کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں سو ہم ضرور ضرور تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ پس اپنا رخ (اور) ابھی (تو) مسجد الحرام کی طرف پھیر لو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی طرف (یعنی مسجد الحرام کی طرف) پھیر لو (البقرہ-144)۔

ف: آپ ﷺ کی رضا کے پیش نظر یہ آیت مبارک نازل ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ نمازِ عمرہ اور نماز ہے تھے اور میں حالتِ نماز میں تھا، اللہ اس جہان کے آسمان کی طرف بار بار اٹھ رہی تھی اور وہی کے انتظار میں تھے کہ اب جدلی قبلہ کا حکم آجائے۔ اس پر یہ آیت مبارک نازل ہوئی جس میں حضور ﷺ کی اس ہدایت کو بیان فرمایا گیا اور آپ ﷺ کی رضا کے مطابق قبلہ کی جدلی کا حکم فرمایا گیا۔ آپ ﷺ اور کتنے افراد بچے تھے اور حالتِ نماز میں ہی مسنون کو چرتے ہوئے کعبہ کی طرف بھر گئے کیونکہ بیت المقدس کا رخ جنوب کی سمت اور کعبہ کا شمال کی سمت تھا۔

آیت نمبر 5

جیسا ہم نے تم (لوگوں) میں سے ایک رسول بھیجا جو تمہی میں سے ہے کہ تم پر ہماری

آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور قصیں (یعنی تمہارا ظاہر و باطن) پاک کرتا اور کتاب (القی) اور حکمت (پائے علم) سکھاتا ہے اور قصیں (دہ) معرفت و حکمت اور سراسر (دوسروں) تعلیم فرماتا ہے جس کا قصیں علم نہ تھا (البقرہ-151)۔

آیت نمبر 6

یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں سے کسی نے (برادر راست) اللہ سے کلام کیا اور کسی کو درجہات میں (سب پر) فوقیت دی (یعنی حضور ﷺ کو) جملہ درجہات و کمالات میں سب پر بلندی عطا فرمائی (البقرہ-253)۔

قب: نبوت کے اعتبار سے تمام انبیاء و صف نبوت میں ایک ہی صف میں ہیں یعنی نبوت میں کوئی تفرق نہیں ہاں نبوت کے علاوہ دیگر فضائل و مراتب کے اعتبار سے سب کے درجہات و مراتب اور کمالات مختلف ہیں۔ اللہ ﷻ نے تمام انبیاء کو خاص و فضائل جدا جدا عطا فرمائے اور حضور اقدس ﷺ کو تمام انبیاء کے خاص و فضائل اور جملہ درجہات و کمالات عطا فرما کر اور صف انبیاء کا نام اور اپنے محبوب بنا کر تمام انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی۔

آیت نمبر 7

(اے محبوب) تم فرماؤ کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اطاعت (فرمانبرداری، پیروی) کرو جب اللہ (خود بخود) قصیں (اپنے) محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے محبوب) تم فرماؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہن پھیریں تو اللہ کا فروں کو پسند نہیں فرماتا (آل عمران-31-32)۔

آیت نمبر 8

(اے محبوب) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم غیبی طور پر تمہیں بتاتے ہیں (آل عمران 44)۔
ف اس آیت مبارکہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔

آیت نمبر 9

اور (اے محبوب) یاد کرو وہ وقت (جب اللہ نے تمام انبیاء سے (اس بات کا) پختہ عہد لیا تھا کہ جو کچھ میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تحریف لائے تمہارے پاس (سب پر عظمت والا) اور رسول کی تمہاری (ان) کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لے آنا اور ضرور ضرور اس کی مدد (معاہت) کرنا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس (شرط) پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب (انبیاء) نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں تو جو کوئی (اس عہد سے) اس کے بعد پھرے (اور آنے والے نبی پر ایمان نہ لائے) تو وہی لوگ فاسق ہیں (آل عمران 81، 82)۔

ف اللہ ﷻ نے حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک سب انبیاء سے جتنی نبوت لیا اور انبیاء کو نبوت و رسالت ہی اس شرط پر عطا فرمائی تھی کہ وہ حضور اقدس ﷺ پر ایمان لائیں۔ اسی عہد کے ذریعے تمام امتوں کا بھی عہد ہو گیا کہ ایک سمت و نظیر کے تابع ہوتی ہے اور امام کا ساتھ و ساری قوم کا ساتھ دیتا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے حضرت آدم اور اس کے بعد جس کسی کو بھی نبوت عطا فرمائی ان سے حضور اقدس ﷺ کی نسبت سے عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں حضور اقدس ﷺ تحریف لائیں تو وہ سب آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد و نصرت کریں۔ اس سے بھی حضور اقدس ﷺ کی انصافیت تمام انبیاء پر ثابت ہوتی ہے۔

آیت نمبر 10

پس ایسی جگہ اللہ کی رحمت ہے کہ (اے محبوب) تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تم مزاج (اور) سخت دل ہوئے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو (کر بھاگ) جاتے۔ تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی بغضت مٹا کر اور کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو (آل عمران- 159)۔

آیت نمبر 11

بے شک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انجی میں سے ایک (صلحت والا) رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں (قرآن مجید) تلاوت فرماتا ہے اور انہیں (ظاہری اور باطنی طور پر) ہدایت کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور ضرور اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے (آل عمران- 164)۔

ف: اللہ ﷻ نے اس محنت فحش عالم انسانیت اور بالخصوص مومنین کو معاف فرمایا اور کسی پر احسان نہ بتا یا جس نعمت عظمیٰ یعنی حضور اللہ ﷺ کے اس دنیا میں ٹھہر جانے پر اللہ ﷻ نے احسان نہ بتا کر فرمایا کہ میں نے مومنین کو اپنا محبوب مقرر کیا کہ میں پر احسان کیا۔

آیت نمبر 12

اور اللہ کی شان یہ نہیں (اے عام لوگو) جنہیں غیب کا علم دیا ہے ہاں اللہ (تعالیٰ) منتخب فرماتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ اور برسرِ نگاہی کرو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے (آل عمران- 179)۔

ف: یعنی اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسالوں کو آپ کاظم مقرر فرماتا ہے۔ حضور اللہس ﷺ تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہیں اس لئے حضور اللہس ﷺ کے علم فیہ میں شک کرنا بدست گمراہی اور کم عقلی ہے۔ اس آیت مبارکہ کے علاوہ اور بھی بہت سی آیات و احادیث میں حضور اللہس ﷺ کے علم فیہ کے ثبوت موجود ہیں۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ ”خلقتہ افریث سے قبل جب کہ میری امت نبی کی شکل میں تھی اس وقت دوسرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کئے گئے جیسا کہ آدم پر جنس کی لگی اور جھے علم دیا گیا کہ کون اللہ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔“

یہ خبر جب منافقین تک پہنچی تو انہوں نے مذاق اڑانا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ تم (ﷺ) کا گمان ہے کہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا باوجود یہ کہ تم ان کے ساتھ ہیں اور وہ اس کی ٹھیک پہچانتے۔

اس پر حضور اللہس ﷺ حضور پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ حمد و ثناء بیان فرمائی اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم پر طعن کرتے ہیں۔ آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز انکی نہیں ہے کہ جس کا تم اللہ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر دے دوں۔ اس پر عبد اللہ بن عبد اللہ بھی نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرا آپ کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعداف۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ تعالیٰ کی روبرو یہ راضی ہوئے، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے اور آپ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ ﷺ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضور اللہس ﷺ نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے۔ پھر آپ ﷺ منبر سے پیچھے تشریف لے گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ ثابت ہوا کہ حضور اللہس ﷺ کو قیامت تک کی تمام چیزوں کاظم مقرر فرمایا گیا ہے اور حضور اللہس ﷺ کے علم پر طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے۔

آیت نمبر 13

یہ (سارے احکامات) اللہ کی (مقرر کردہ) حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اللہ اسے جنت (کے باغوں) میں لے جائے گا جن کے بچے نہریں رواں ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدوں سے بڑھ جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل فرما دے گا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے ذلت (وخوار) کا عذاب ہے (النساء- 13, 14)۔

آیت نمبر 14

پھر (اس دن) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے (اس کے نبی کو بطور) ایک گواہ لائیں گے اور (اے محبوب) تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے، اس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی کہ کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے (النساء- 41, 42)۔

آیت نمبر 15

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو (النساء- 59)۔
ف: حضور اللہ ﷺ کی اطاعت اصل میں اللہ ﷻ کی اطاعت ہے۔ بخاری و مسلم کی حدیث پاک میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

آیت نمبر 16

اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے مدد سوز کر پھر جاتے ہیں (النساء، 61)۔

آیت نمبر 17

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر (مصلح) اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب) اگر جب وہ اپنی جانوں پر (گناہ وافرمائیاں کر کے) عزم کریں تو وہ تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو (آپ کی شفاعت اور وسیلے سے وہ) ضرور اللہ کو بہت قرب قبول فرمانے والا صبریان پائیں گے (النساء، 64)۔

ف: اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ ﷻ کی پارہا میں حضور اللہ ﷺ کا وسیلہ اور شفاعت ہی بہت کارآمد ہے نہ صرف آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں بلکہ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی یہی وسیلہ کارگر ہے۔ آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد ایک اعرابی روئے اللہ ﷻ پر حاضر ہو کر روئے پاک کی خاک شریف اپنے سر پر ڈال کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ ﷺ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے ”وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ لَعَتُوا لَهَا لَإِثْمًا يُغْفَرُ لَهَا“ اور آپ کے حضور میں اللہ ﷻ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہئے حاضر ہوا ہوں، آپ ﷺ میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش فرمائیے اس پر تیر شریف سے عدا آئی کہ تیری بخشش کی کمی۔

آیت نمبر 18

تو (اے محبوب) تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے (تمام

معاذات اور) جھڑواں میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم عزم صادر فرماؤ اس سے اپنے دلوں میں کوئی جھگی (محسوس) نہ کریں بلکہ اس کو خوشی (دل) سے تسلیم کر لیں (النساء۔ 65)۔

آیت نمبر 19

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو اسے ان کا ساتھ (ضرور) نصیب ہو گا جن پر اللہ نے (اپنا خاص) فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ کافی جانتے والا ہے (النساء۔ 69، 70)۔

ف: حضرت تو ہاں حضور اللہ ﷺ سے کمال محبت رکھتے تھے اور جہاں کی تاب نہ لیتی۔ ایک روز اس قدر فطین اور نچند حاضر ہوئے کہ چر سے کارنگ بدلا ہوا حق حضور اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آج چر سے کارنگ کیوں بدلا ہوا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہ مجھے کوئی بیماری ہے نہ درد بلکہ اس کے کہ جب آپ ﷺ سامنے نہیں ہوتے تو اچھا رہے گی پر جہاں اور وحشت ہو جاتی ہے اور جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ ہاں کس طرف سے درد پائسکوں گا کہ آپ ﷺ تو اعلیٰ ترین مقام پر ہوں گے۔ مجھے تو اللہ ﷻ نے اگر اپنے فضل سے جنت دے بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں ہو سکے گی جہاں آپ ﷺ ہوں گے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس میں انہیں تسکین دی گئی کہ ہاں جو معاذل کے فرق کے فراموشواروں کو ساتھ ضرور نصیب ہو گا اس کی وضاحت حدیث پاک میں بھی ہے کہ جس کو جس سے محبت ہوگی قیامت والے دن اسی کے ساتھ ہو گا۔

آیت نمبر 20

اور انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہیں یہ

حضور کی طرف سے آئی ہے تم فرما دو کہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور (اے محبوب) ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ جس نے رسول کی اطاعت کی ہے فلک اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے (تمہاری اطاعت سے) منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان (لوگوں) پر بھیجا بنانا کر (انہیں بچانے کے لئے) تمہیں بھیجا (النساء: 78, 79, 80)۔

ف: حضور اللہ ﷺ کو اللہ ﷻ نے تمام عالم انسانیت کے لئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور کلی جہاں آپ ﷺ کا امتی ہے اور سب پر آپ ﷺ کی اطاعت اور اتباع فرض ہے۔ حضور اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اس پر کئی عین رسول بعض منافقوں نے کہا کہ تم (ﷺ) یہ جانتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسے نصاریٰ نے یسعیٰ ابن مریمؑ کو رب مانا۔ اس پر اللہ ﷻ نے ان کے دوشیں یہ آیت نازل فرما کر نبی اکرم ﷺ کے حکام مبارک کی تحدید فرمائی کہ بے شک رسول ﷺ کی اطاعت ہی اللہ ﷻ کی اطاعت ہے۔

آیت نمبر 21

اور جو شخص بھی اپنے گھر سے نکلے (اس نیت سے کہ) اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرے لہذا اسے (راستے میں ہی) موت آجائے تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (النساء: 100)۔

ف: جب یہ حکم نازل ہوا کہ جو کسی مذہب (ذریعہ حق) کو ملے لے سکے ہوں یا بچے اور جو تمہیں امن کا کوئی سبب نہ بن جائے یا راستہ نہ جانیں) کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکیں تو اللہ ﷻ انہیں کو معاف فرما دے گا تو ایک صحابی جس نے امن ضرور رکھا جو کہ بہت بڑے سے بڑے فرما نے لگے کہ میں اس حکم سے مستثنیٰ ہوں کیونکہ کہ میرے پاس تو اعتماد ہے کہ میں یا آسانی نہ دے شریف پہنچ سکا ہوں اللہ کی قسم میں ایک رات بھی کما انکڑ میں حریص نہیں

رسول کا مجھے ابھی لے جاؤ۔ چنانچہ ان کو چار پائی (لے جا رہے تھے کہ مقام محکم میں آکر ان کا انتقال ہو گیا۔) لڑکت میں انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یارب یہ میرا رسول ﷺ کا ہاتھ ہے میں اس پر بیعت کرتا ہوں جس پر میرے رسول ﷺ نے بیعت کی۔ یوں کر صحابہ کرام علیہ السلام نے فرمایا کہ کاش وہ بد شریف پہنچ جاتے تو ان کے لئے کتاب پڑا کر دیتا جس پر شرک فتنے اور کینے لگے کہ جس مقصد کے لئے لکھے تھے وہ نہ رہا ہوا۔ اس پر آیت مبارک نازل ہوئی۔

آیت نمبر 22

اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں وہ سب علم عطا فرما دیا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر (بہت) بڑا فضل ہے (النساء-113)۔

آیت نمبر 23

بجائے جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے (یعنی مانتے نہیں) ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق ڈالیں (یعنی جدا جدا کر دیں) اور کہتے ہیں کہ ہم (ان میں سے) بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس (ایمان اور کفر) کے درمیان کوئی راہ نکال لیں ایسے لوگ ہی درحقیقت کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے (النساء-150، 151)۔

آیت نمبر 24

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے (رسول اللہ کی صورت میں سب سے کامل مضبوط اور کواضع دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور (یعنی قرآن مجید بھی) اتارا (النساء-174)۔

آیت نمبر 25

اور اللہ نے (نبی اسرائیل سے) فرمایا ہے شک میں (اور میری مدد و نصرت) تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم قہار کا تم رکھو اور زکوٰۃ دو اور میرے رسولوں پر (ہمیشہ) ایمان لاتے رہو اور ان کی تعظیم کرو اور (دین کی راہ میں مال خرچ کر کے) اللہ کو قرض حسد دیتے رہو تو میں ضرور تمہارے گناہ معاف دوں گا اور یقیناً تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے پچھلے نہیں جاری ہیں (المائدہ-12)۔

آیت نمبر 26

اے کتاب والو (یہود و نصاریٰ) بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ (برگزیدہ) رسول تشریف لائے کہ تم پر (داخل طور پر) ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں (مطلوبی پاک ﷺ کے اوصاف و غیرہ) جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور تمہاری بہت سی (باتوں کو) سوائے بھی فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کلہرے سے ایک نور (حضرت محمد ﷺ) آیا اور روشن کتاب (یعنی قرآن مجید) آئی (المائدہ-15)۔

آیت نمبر 27

جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے (جنگ کرتے) ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں تو ان کی یہی سزا ہے کہ ان کو (گن گن کر) قتل کر دیا جائے یا سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا (ان کو وطن کی) زمین سے نکال دیا جائے یا ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے (المائدہ-33)۔

آیت نمبر 28

(اے محبوب) بے شک میں معلوم ہے کہ تمہیں رنج آ رہی ہے (ان کافروں کی) وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ (حقیقت میں) تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آجوں سے انکار کرتے ہیں (الانعام-33)۔

آیت نمبر 29

وہ لوگ جو اس رسول کی بیروی کرتے ہیں جو اسی (قلب یعنی بغیر کسی دنیوی وسیلے کے صرف اور صرف اللہ کی ذات سے پہنچے ہوئے) ہیں جن (کے اوصاف و کمالات) کو اپنے پاس تو ریت اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔ جو انہیں بھلائی کا عزم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور سختی چیزیں ان کے لئے حلال کرے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور ننگے کے پھندے جو ان پر (ان کے گناہوں اور نافرمانیوں کے عوض) تھے اتارے گا تو جو اس (رسول) پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے (اس کے دین میں) مدد دیں اور اس کو (قرآن) کی بیروی کریں جو ان کے ساتھ اترا وہی لوگ نکاح پانے والے ہیں (الاعراف-157)۔

آیت نمبر 30

اور (اے محبوب) جس وقت تم نے (مٹی ہر ٹکڑیاں دشمن پر) بھیجی تھیں تو تم نے نہیں پہنچی تھیں بلکہ وہ اللہ (اسی) نے بھیجی تھیں (الانفال-17)۔

ف: جنگ بدر کے موقع پر جب مسلمان اور کافرانیک دوسرے کے مہ مقابل ہوئے تو حضور اللہ ﷺ نے مٹی ہر ٹکڑیاں بارش ہاتھ میں لے کر کفار کی طرف بھیجیں جو کسب کی آنکھوں میں پڑیں اور

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ کے اٹھارے سے مسلمان کفار پر ملز آور ہوئے اور پیچھے پاپ ہوئے اس جنگ میں ابو جہل سمیت کفار کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔

آیت نمبر 31

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (حق بات کو) سننا کہ بھرا اس سے نہ بھر دو (الانفال-20)۔

آیت نمبر 32

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر (فورا) حاضر ہو جاؤ۔ جب رسول تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے ولی اور آدمی میں حاکم ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں (بات آخر) اس کی طرف ہی الٹنا ہے (الانفال-24)۔

ف: کیونکہ رسول ﷺ کا بلانا اصل میں اللہ ﷻ کا بلانا ہی ہے۔ حضرت سمیع بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز چھڑا تھا کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہ دیا، پھر میں نماز مکمل کر کے حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نماز چھڑا تھا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ کیا اللہ ﷻ نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ ﷻ حضور رسول ﷺ کے بلانے پر (فورا) حاضر ہو۔ آپ ﷺ نے یہ عرض کر کے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حالت نماز میں مجھے حضور اقدس ﷺ نے پکارا۔ میں نے جلدی جلدی نماز تمام کر کے آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں سلام عرض کیا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں جواب دینے سے کیا چیز مانع ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ میں حالت نماز میں تھا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن پاک میں یہ نہیں پایا کہ اللہ ﷻ حضور رسول ﷺ کے بلانے پر (فورا) حاضر ہو۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کا حکم دینا ہی ہو گا۔

آیت نمبر 33

اور اللہ تو یہ نہیں کرے گا کہ انھیں عذاب بھیجے جب تک (اے محبوب) تم ان میں تشریف فرما ہو
(الانفال-33)۔

آیت نمبر 34

اے نبی اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور یہ (سب) مسلمان جنہوں نے تمہاری پیروی
کی (الانفال-64)۔

آیت نمبر 35

(اے محبوب) تم فرماؤ کہ اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے
بھائی (بھینس) اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ (دیگر رشتہ دار) اور تمہاری کانتی (کے مال)،
اور تمہارت کا اور سودا جس کے نقصان کا قصہیں ڈر (رہتا) ہے اور تمہارے پسند کے مکان ایسے
جہیں میں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہیں تو راستہ دیکھو یہاں
تک کہ اللہ اپنا حکم (عذاب کی صورت میں) لائے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں عطا فرماتا
(التوبہ-24)۔

ف: مومن کو پتا ہے کہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے اور دین کی حفاظت کے
بد مقابل دنیاوی تعلقات مال و زر حتیٰ کہ ہر چیز کو کتر بکے کیلئے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی
محبت علی الامان ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ تم میں سے اس وقت تک کوئی شخص مومن ہو ہی نہیں
سکتا جب تک میں اسے اس کی اولاد انکے والدین اور ہر چیز سے بڑا نہ کر محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری
شریف)۔

آیت نمبر 36

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور (رسول اللہ کی نبوت کے دلائل یا دین اسلام) اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں اور اللہ (حقانی دین کو طلب مٹا کر) اپنے نور کو چراگے بغیر نہیں مانے گا اگرچہ کفار (اس بات سے) ناخوش (اور عارضی کیوں نہ) ہوں۔ اور وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے (التوبہ-32,33)۔

آیت نمبر 37

اور کہا ہی اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں دیا اور (یہ) کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اب منقریب اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول (اپنی مہربانی سے حریہ) مٹا فرمائیں گے (التوبہ-59)۔

آیت نمبر 38

اور ان (منافقوں) میں سے بعض ایسے ہیں کہ اس کی کواہیہ اوچے (مٹاتے) ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان (کے) کچے ہیں یعنی ان سے جو کہہ دیا جائے مان لیتے ہیں (اسے محبوب) تم فرماؤ کہ تمہارے بھٹے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں (کی بات) پر یقین رکھتے ہیں اور جہنم میں مسلمان ہیں ان کے لئے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کواہیہ اوچے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے (التوبہ-61)۔

ف: منافقین اپنے جلسوں میں حضور اللہ ﷺ کی شان اللہ میں باطلان الفاظ بکارتے تھے، ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر ہو گئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ جاس

ان سبہ مخالف کہنے کا کہ ہم جو چاہیں ہمیں حضور اللہ ﷺ کے سامنے مکر چاہیں گے اور قسم کھا لیں گے اور جو کان ہیں ان سے جو کہہ دیا جائے مان لیتے ہیں۔ اس پر اللہ ﷻ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے منافقین! ان کا ہر بات کی تحقیق فرمنا تمہارے لئے بھلا ہے اگر وہ منافق ہوں گے کہہ دی ہو گے تو تمہاری فخر نہ تھی بلکہ وہ یہ وہ باتیں ہیں اور وہ ہر ایک کی بات پر خاموش ہو جاتے ہیں لیکن یقیناً صرف انہی کی بات کا کرتے ہیں۔

آیت نمبر 39

(اے مسلمانو! یہ منافقین) تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کر لیں گے اور اللہ اور رسول کا حق زیادہ تھا کہ انہیں راضی کرتے اگر انہیں مان رکھتے تھے۔ کیا انہیں خیر نہیں کہ جو مخالفت کرے اللہ اور اس کے رسول کی تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے (التوبہ 62، 63)۔

ف: منافقین اپنی مجلسوں میں حضور اللہ ﷺ پر طعن کیا کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس تاکر اس سے مکر جاتے تھے اور قسمیں کھا کھا کر اس بات کی یقین دہانی کرانے کی کوشش کرتے تھے اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ مسلمانوں کو راضی کرنے کے لئے قسمیں کھانے سے زیادہ ضروری بات یہ تھی کہ وہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی رکھتے۔ اور وہ ازیں وہ ایسی حرکتیں کرتے ہی کیوں ہیں جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہیں۔

آیت نمبر 40

اور انہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ (اب بھی) توبہ کریں تو (اس میں) ان کا بھلا ہے اور اگر نہ پھیریں تو اللہ دنیا اور آخرت (دونوں) زندہ گیوں میں) انہیں سخت عذاب میں مبتلا کر دے گا اور زمین میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ

ہوگا (التوبہ-74)۔

ف: حضور اقدس ﷺ کے مدینہ پاک آمد سے پہلے یہ ایک معمولی صاحبِ قہار اور اس دورِ نوزج (نورِ قیام) ہیں) مال و اسباب کے اعتبار سے ان کا کوئی خاص مقام نہ تھا۔ حضور اقدس ﷺ کے یہاں تشریف لانے سے یہی حقائق چھ سالوں کے اندر اندر عرب کا دار السلطنت بن گیا اور وہی اس دورِ نوزج کے کاٹھنکارِ سلطنت کے دائرے میں آئے اور ہر طرف سے توجہات و تہارت کی برکات اس شہر کی طرف سے آئیں۔

آیت نمبر 41

بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک با عظمت) رسول تشریف لائے جن پر تمہارا تکلیف و مشقت میں بڑا سخت گراں (گزرتا) ہے (اے لوگو!) وہ تمہارے لئے بھلائی اور ہدایت کے بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں اور مسلمانوں کے لئے نہایت ہی شفیق (اور) بے حد رحم فرمانے والے ہیں (التوبہ-128)۔

آیت نمبر 42

یہ نصیب کی خبریں (یہی ہیں جو اے محبوب) ہم تمہاری طرف دہی کرتے ہیں (ہود-49)۔

آیت نمبر 43

اور ہم رسولوں کی خبروں میں سے سب حالات آپ کو سنار ہے ہیں جس سے ہم آپ کے قلب (الطہر) کو محفوظ رکھتے ہیں (ہود-120)۔

ف: کفار آپ ﷺ پر طرح طرح کے مظالم و ستم کرتے ہیں، لیکن آپ پر ہم رحم کے یہاں ذمہ داری ہے اور آپ ﷺ کی دل چسپی کرتے تھے جس سے آپ ﷺ کے قلب الطہر میں حزن و غم نہ پھیلے اور آپ ﷺ رنجیدہ نہ ہو جاتے۔ ان کے جواب میں اللہ ﷻ آپ ﷺ کے قلب مبارک کو مضبوط فرمانے کے لئے ہر قسم کی

دینے کے لئے گزشتہ انبیاء و مرسلین کی امتوں کے واقعات اور ان کا اپنے نبیوں سے سلوک ذکر فرماتا۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی دلجوئی فرما رہا ہے۔

آیت نمبر 44

(اے محبوب) یہ کچھ ٹیپ کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف دلی کرتے ہیں اور تم (اس وقت) ان کے پاس (موجود) نہ تھے (یوسف-102)۔

آیت نمبر 45

(اے محبوب) تمہاری جان (مرہبات) کی قسم بے شک وہ اپنے نئے میں جھک رہے ہیں (الحجبر-72)۔

آیت نمبر 46

(اے محبوب) بے شک (آپ پر) ان ہنسنے والوں کے لئے (ان کے انجام تک پہنچانے کے لئے) ہم آپ کو کافی ہیں (الحجبر-95)۔

ف: کفار کے پانچ سردار عاص بن داغل بھی، مسود بن مطلب، مسود بن مہدیغوث، عمارت بن قیس اور ان سب کا امیر ولید بن مغیرہ وغیرہ یہ لوگ حضور اقدس ﷺ کو بہت اذیت دیتے اور آپ کے ساتھ حسد و استہزاء کرتے تھے۔ ایک روز حضور اقدس ﷺ مسجد الحرام میں تشریف فرما تھے کہ یہ پانچوں آئے اور انہوں نے سب دستور ملن و حسد کے کلمات کہے اور عواف میں مشغول ہو گئے۔ اسی حال میں حضرت جبرائیل حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی ہڈی کی طرف، عاص کے پیروں کی طرف، مسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف، مسود بن مہدیغوث کے پیٹ کی طرف اور عمارت بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں ان کا شروفع کروں گا چنانچہ حضور نے عرض میں یہ جاک ہو گئے۔ ولید بن مغیرہ حیران رہا کہ ان کے پاس سے گذرنا اس کے تہہ بند میں ایک پہاڑ جیسا مگر اس نے ٹکڑے سے اس کو

ٹالنے کے لئے سر نہ اٹھایا کیا تو اس سے اس کی ہڈی میں دھم آیا اور اسی میں دھم گیا۔ خاص بن دھم کے پاؤں میں کانچا اور ٹھنڈا آیا اس سے اس کے پاؤں میں دھم ہو گیا اور اس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ ریح اور عیسیٰ سر ہارنا تھا اور اسی طرح مر گیا اور کچھ تھا کہ مجھے عمر (ع) نے قتل کیا ہے۔ اسود بن عید بنوٹ کو لو لگ گئی اور اس کا ساس قتل دیکھا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ بچھا اور نکال دیا مادی حالت میں یہ مر گیا۔ عارث بن قیس کی ناک سے ٹون اور پچھ چارٹی ہو اور اسی میں یہ بھی ہلاک ہو گیا۔ انجی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **وَالَّذِينَ كَفَرُوا** نے اپنے محبوب (ﷺ) کا حق اڑانے والوں کو ان کے اہل بام تک پہنچا دیا۔

آیت نمبر 47

اور جس دن ہم ہر امت میں ایک گواہ (یعنی انبیاء جو اپنی اپنی امتوں پر گواہی دیں گے) انجی میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور (اسے محبوب) جنہیں ان سب (انبیاء اور امتوں) پر گواہ بنا کر لائیں گے (النحل-89)۔

آیت نمبر 48

پاک ہے وہ ذات جو (راتوں رات) لے گئی اپنے بندے کو مسجد الحرام سے مسجد لا قسنی کی طرف (بہنی اسرار النیل-1)۔

ف: اس آیت مبارکہ میں لی پاک (ﷺ) کی جسمانی معراج کے واقعہ کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے۔

آیت نمبر 49

(اسے محبوب) (مقرب تمہارا رب جنہیں مقام محمود پر لازم فرمائے گا) (بہنی اسرار النیل-79)۔

آیت نمبر 50

(اے محبوب) ہم نے تمہیں (ایمان اور اعمال صالحہ پر) خوشخبری سنائے والا اور (کفر و معصیت پر) مذابحائی سے (ڈرانے والا) بنا کر بھیجا (یعنی اسرائیل -105)۔

آیت نمبر 51

(اے محبوب) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا (الانبیاء -107)۔

آیت نمبر 52

جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ اپنے نبی (ﷺ) کی ہرگز مدد نہ فرمائے گا دنیا (میں ان کے دین کو غلبہ عطا فرما کر) پورا آخرت میں (ان کے دے بے بلند فرما کر) تو اسے چاہیے کہ اوپر کو ایک دہی تانے پھر اپنے آپ کو چھانی دے لے پھر دیکھے کہ انکی اس تدبیر نے کیا اس (اللہ تعالیٰ کی مدد) کو دور کر دیا جس کی اسے ملن ہے (الصعج -15)۔

آیت نمبر 53

ایمان والے تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب رسول کے پاس ایسے (انتہائی) کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے فتح کئے گئے ہوں (مظاہر جنگ جہاد جہود عیدین مشورہ اور کسی بھی انتہاء میں) تو جب تک اجازت نہ لے لیں نہ جائیں (کہ کہیں اتنی بات پر بھی گرفت نہ ہو جائے)۔ وہ جو تم (کو حاکم مان کر کسی خاص عذر کی وجہ سے) اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ اپنے کسی کام کے لئے تم سے اجازت مانگیں تو ان میں سے جسے (اے محبوب) تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے بے غش طلب فرماؤ بے شک اللہ (تعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے (النور -62)۔

آیت نمبر 54

(اے مومنو!) تم رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپ کے سے کسی چیز کی آڑ لے کر) آنکھ پھا کر دربار رسالت سے) نکل جاتے ہیں تو داریں دو جو رسول کے حکم (اوپر) کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ (دنیا میں تکلیف پر بیٹنی قتل و غارت ڈالے یا آندھمی کی صورت میں) پہنچے یا ان پر (آخرت میں) کوئی دردناک عذاب نہ پڑے (النور-63)۔

ف: اس دور میں منافقین پر حضور ﷺ کا غلبہ (وحدہ) مہارک سنا کر اس جتنا قہر و دہش پہنچے پکے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آڑ لے کر سرکتے سرکتے سب سے نکل جاتے تھے اس پر یہ آیت مہارک ازل ہوئی۔

آیت نمبر 55

بڑی برکت والا ہے وہ (اللہ ع) کہ جس نے قرآن امارا اپنے بندے (محمد ﷺ) پر جو سارے جہان کو ڈرسانے والا ہو (الفرقان-1)۔

آیت نمبر 56

اور ہم نے جنہیں (ایمان و اطاعت پر) خوشخبری اور (کفر و معصیت پر) جہنم کا ڈرسانے والا بنا کر بھیجا (الفرقان-56)۔

آیت نمبر 57

اور بے شک (اے محبوب) جنہیں (یہ) قرآن حکمت والے (اور) علم والے (اللہ تبارک تعالیٰ) کی طرف سے سکھایا جا رہا ہے (النمل-6)۔

آیت نمبر 58

ق (اے محبوب) تم اللہ پر بھروسہ رکھو بے شک تم (ی) روشنی حق پر (عزت) ہو (الفصل - 79)۔

آیت نمبر 59

یہ نبی (ﷺ) مسلمانوں کا (دین و دنیا کے تمام معاملات میں) امن کی جان سے زیادہ مالک (و تصرف اور امن پر رحمت اور لطف و کرم فرماتا والا) ہے (الاحزاب - 6)۔

ق: حضور اقدس ﷺ کا حکم دین و دنیا کے تمام معاملات میں تمام امت پر نافذ اور واجب العمل ہے اسی طرح آپ ﷺ کی اطاعت واجب ہے اور آپ ﷺ کے حکم کے مقابل اپنے نفس کی خواہش واجب اترک ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں پر مومن کے لئے دنیا و آخرت میں سب سے بڑی ہوں اگر چاہو تو یہ آیت چھوڑ دو "النبي اولى بالمؤمنين من انفسهم" (بخاری و مسلم)

آیت نمبر 60

بے شک رسول کی حیات (و سنت) مہارک (میں) تمہارے لئے بہترین نمونہ (عمل موجود) ہے اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہو (الاحزاب - 21)۔

ق: اس آیت مہارک میں خاص طور پر سنت کی حیثیت کی تلقین ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی حیات طیبہ میں برہم کے فرد کے لئے برہم کی رہنمائی موجود ہے خواہ کسی بھی شعبہ اور کسی بھی ماحول میں ہے۔

آیت نمبر 61

اور کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو (یہ) حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسول کوئی حکم فرمادیں تو انہیں (اس کام میں) اپنے معاملے کا کچھ اختیار ہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس

کے رسول کا بے شک و ہمتی گمراہی میں ہے۔ (الاحزاب-36)۔

قب: اس آیت مبارکہ میں بھی اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ غواہ کوئی بھی معاملہ یہ حضور اقدس ﷺ کی اطاعت پر معاملے میں واجب ہے۔ یہ آیت مبارکہ حضرت زینب بنت جحش امیرہ رضی اللہ عنہا اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما اور ان کی والدہ حضرت امیرہ بنت عبدالطلبہ کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت امیرہ حضور اقدس ﷺ کی چھوٹی چھیلی تھیں۔ ہاتھ لگا کر یہاں تھا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا عارضہ علقہ میں کو حضور اقدس ﷺ نے آڑ لگا کر دیکھا اور حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں ہی رہتے تھے حضور اقدس ﷺ نے حضرت زینب کے لئے ان کا پیغام دیا تو اس کو حضرت زینب نے اور ان کے بھائی نے قبول نہ کیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضرت زینب اور ان کے بھائی اس حکم کو سن کر راضی ہو گئے اور حضور اقدس ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کر لیا۔

آیت نمبر 62

محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے (یعنی خاتم النبیین ہیں)۔ اور اللہ سب کو (خوب) جانتا ہے (الاحزاب-40)۔

آیت نمبر 63

اے نبی بے شک ہم نے آپ کو ماضیہ خاطر اور (ایمان والوں کو جنت کی) خوشخبری سنائے والا اور (کافروں کو عذاب الہی سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ اللہ کے حکم سے انکی (اطاعت کی) طرف بلانے والا اور چمکانے والا (روشن) آفتاب (ہیں) (الاحزاب-45,46)۔

آیت نمبر 64

اے ایمان والو نبی کے گھروں میں (اس وقت تک) نہ حاضر ہوا کرو جب تک اجازت نہ پاؤ

مٹا کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ ہوں کہ (غیر مدعو کئے) خود اس کے پکے کی راہ نگوہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو مشرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاتے رہو بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ (کمال حیا، شان کرم اور حسن اخلاق کی بنا پر) تمہارا لگاؤ فرماتے تھے (اور تم سے چلے جانے کے لئے نہیں فرماتے تھے) اور اللہ حق فرمانے سے نہیں شرماتا (الاحزاب 53)۔

ف: حضور اقدس ﷺ نے حضرت زب سے اطلاع فرمایا اور دیر کی جام دھوت فرمائی تو بھانسیں کی بھانسیں آتی تھیں اور کھانے سے فارغ ہو کر چل جاتی تھیں۔ آخر میں تین صحابہ آپسے تھے جو کھانے سے فارغ ہو کر بیٹھے رہ گئے اور انہوں نے گفتگو کا طویل سلسلہ شروع کر دیا اور بہت دیر تک طہر سے رہے مکان تک قحاس سے مگر وہاں کو تکلیف ہوئی اور صبح ہوا کہ وہ انگیجہ سے اپنا کام کان بکونہ کر کے حضور اقدس ﷺ کے سامنے اور ازواج مطہرات کے گروں میں تشریف لے گئے اور دروازہ باز کر تشریف لائے اس وقت تک یہ لوگ اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ وہ لوگ روانہ ہوئے تب حضور اقدس ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور دروازہ پر پردہ ڈال دیا اس پر آیہ کریمہ نازل ہوئی۔ یہ سید عالم ﷺ کے کمال حیا اور شان کرم و حسن اخلاق ہے کہ باوجود ضرورت کے آپ ﷺ نے اصحاب سے یہ نہ فرمایا کہ اب آپ یہاں سے چلے جائیں بلکہ جو طریقہ اختیار فرمایا وہ حسن اخلاق کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عوام ان اصحاب کو حضور اقدس ﷺ کی ہمارا گواہ کا ادب سکھایا۔

آیت نمبر 65

ہے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اسے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور کثرت سے سلام (الاحزاب 56)۔

ق: حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا جاوے گا۔ درود پاک اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور درود کا سلسلہ ازال سے جاری ہے اور ایک رو ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ تخلیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

آیت نمبر 66

بے شک جبرائیل اور اس کے رسول کو اپنے (تکلیف) دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (الاحزاب-57)۔

آیت نمبر 67

اور (اے محبوب) ہم نے جس میں گھسارے عالم انسانیت کے لئے رسول بنا کر بھیجا (ایمان والوں کو اس کے فضل کی) خوشخبری سنائے وہاں اور (کافروں کو اس کے بدل کا) ڈار سنائے وہاں لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے (سبا-28)۔

ق: حضور اقدس ﷺ نام مطلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ ﷺ کا ہی ہے جو قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی اور کو عطا نہیں کیں گئیں۔ ایک ماویٰ مسافت کے دھب سے میری مدد فرمائی تھی، مقام زمین میرے لئے مسجد اور پاک جہاں تھی جہاں میرے اہل کو نماز کا وقت ہو نہاڑ چکے تھے میرے لئے شخصیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں، مجھے مرتبہ شفاعت عطا کیا گیا اور اختیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبہوت ہوتے ہیں اور میں تمام انسانوں کی طرف مبہوت فرمایا گیا ہوں۔

آیت نمبر 68

حکمت والے قرآن کی قسم ہے شک (اے محبوب) تم رسولوں میں سے ہو اور سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو (یسسین 2,3,4)۔

ف: کفار حضور اقدس ﷺ کو کہا کرتے تھے "لَسْتَ خَرَزَنًا" کہ آپ رسول نہیں ہیں۔ اللہ ﷻ نے کفار کا رد فرمایا اور فرمایا آپ ﷺ سیدھی راہ پر ہیں اور یہی راہ ہے جو منزل مقصود تک پہنچانے والی ہے اور بھی تو عیدہ ہدایت کی راہ ہے اور تمام دنیا مایوس راہ پر تھے۔

آیت نمبر 69

(اے محبوب) بے شک تم سیدھی راہ پر ہو (الزخرف 43)۔

آیت نمبر 70

مجھے رسول کے اس فرمان کی قسم کہ اے میرے پروردگار یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو ان سے دور کر دفرما (الزخرف 88)۔

ف: اللہ ﷻ کو حضور اقدس ﷺ کی نسبت والی ہر چیز محبوب ہے اس لئے قرآن مجید میں ان کے شرمین کھڑانے میں کی عمر اور ان کے کلام کی قسم اٹھائی ہے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ ﷻ نے اپنے محبوب کے قول مبارک کی قسم اٹھائی جو کہ حضور اقدس ﷺ کی عظمت اور ان کے اکرام کی نشانی ہے۔

آیت نمبر 71

بے شک وہ کہ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے باوجود بھی کہ ان پر ہدایت ظاہر ہو چکی تھی (تو) وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہ پہنچائیں گے اور بہت جلد اللہ ان کے اعمال (وہ اعمال جن کو وہ نیک سمجھ کر کرتے ہیں مثلاً صدقہ خیرات وغیرہ

سب) سنا دے گا۔ اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال باطل نہ کرو (محمد-32-33)۔

آیت نمبر 72

(اے محبوب) بے شک ہم نے تمہیں (امت کے احوال و اعمال پر) حاضر و ناظر اور (مقررین کو جنت کی) خوشخبری سنانے والا اور (منکرین کو دوزخ کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی پالو (الفتح-8,9)۔

ف: صرف اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا ہی کافی نہیں بلکہ حضور اقدس ﷺ کا ادب اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر اور آپ ﷺ کی اطاعت و پیروی بھی ضروری ہے۔

آیت نمبر 73

(اے محبوب) بلاشبہ جو لوگ تمہاری (تمہارے ہاتھ پر) بیعت کرتے ہیں وہ (حقیقت میں) اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھوں کے ہاتھوں پر ہے (الفتح-10)۔

آیت نمبر 74

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو چاہتے اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے (صحابہ کرام) کافروں پر (بہت) سخت ہیں اور آپس میں نرم دل ہیں (الفتح-28,29)۔

آیت نمبر 75

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول (کے ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے قول و فعل میں ان) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ متکا (اور) جانتا ہے۔ اے ایمان والو! (رسول کی بارگاہ میں) اپنی آوازیں اونچی نہ کرو نہی کی آواز سے اور انکے حضور بات چٹا کر نہ کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلا تے ہو کہیں ایمان نہ ہو کہ تمہارے (تمام) اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ بے شک وہ جو رسول اللہ کے پاس (چٹکے خدا ادب و تعظیم) اپنی آوازیں پست کرتے ہیں وہ ہیں جن کے دل اللہ نے پھیر گاری کے لئے جن جن لئے ہیں ان کے لئے عکس اور پڑا ثواب ہے (الحجرات- 1, 2, 3)۔

آیت نمبر 76

(اے محبوب) بے شک تم تو (بروقت) ہماری آنگھوں کے سامنے (یعنی ہماری نگہداشت میں رہتے) ہو (الطور- 48)۔

آیت نمبر 77

اس پیارے چمکتے ستارے (محمد ﷺ) کی قسم جب یہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ دیکھے نہ غلط راستے پر چلے اور وہ (تو) کوئی بات (اللہ کے حکم کے بغیر) اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو خالص وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔ انہیں (بلا واسطہ) سکھا یا سخت تو توں والے طاقتور (اللہ) نے۔ پھر اس جلوہ نے قصد فرمایا اور آسمان بریں کے کنارے پر تھا۔ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں وہ ہاتھ کا قاسم رہا بلکہ اس بھی کم۔ پھر وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔ دل نے صحت نہ کیا جو دیکھا تو کیا جو کچھ وہ

دیکھتے ہیں تم اس میں ان سے جھگڑتے ہو۔ انہوں نے تو وہ جلوہ دربارہ دیکھا۔ سورۃ النہجی کے پاس اس کے پاس جنت المادنی ہے۔ جب سورۃ النہجی پر مہار ہوا تھا۔ کہ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔ بے شک اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں (النہج-1841)۔

ف: ان آیات میں حضور اللہ ﷺ کی جسمانی معرکہ کا ذکر ہے اس کے علاوہ بات بھی واضح ہے کہ حضور اللہ ﷺ کا ہر قول و فعل وہی الہی کے تابع ہے وہ کوئی بات یا فعل بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں فرماتے۔

آیت نمبر 78

بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔ اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول۔ بے شک اللہ قوت والا عزت والا ہے۔ (المجادلہ 20-21)۔

آیت نمبر 79

جو لوگ اللہ پر اور یوم آخرت (قیامت) پر ایمان لائے تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے (خاندان کے لوگ) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی روح (اپنے فیض) سے ان کی مدد کی اور اللہ ان کو بہشت میں داخل فرما دے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے (ان کے ایمان و اخلاص اور اطاعت پر) کراہی ہوا اور وہ اللہ سے (اس کی رحمت و کرم سے) کراہی ہوئے یہ اللہ ہی کی جماعت ہے خبردار اللہ ہی کی جماعت کا مہیا ہے (المجادلہ 22)۔

ف: یعنی مومن کی یہ شان کے خلاف ہے کہ اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن سے دوستی کرے خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کا عملی نمونہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیش کیا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمن کو فزادہ بدر کے دن مہارات کے لئے طلب کیا لیکن حضور اللہ ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو فزادہ بدر کے موقع پر قتل کیا۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلاف قتل کیا اور عبید بن جراح کو فزادہ بدر میں قتل کیا۔ اسی طرح حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ، ابن جراح نے اپنے والد جراح کو فزادہ بدر میں قتل کیا اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا۔

آیت نمبر 80

یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے رہے اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرے 7 بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (الحشر-4)۔

آیت نمبر 81

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں لے لو اور جس سے منع فرمائیں (اس سے) باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے (الحشر-7)۔

آیت نمبر 82

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرکین (اس بات کو) ناپسند کریں (الص-9)۔

آیت نمبر 83

اور وہی ہے جس نے ان چاروں میں انہی میں سے ایک (تمام غلٹ سے افضل و اعلیٰ اور جملہ

کلمات کا مظہر رسول بھیجا کہ جو ان پر اس (کلام الہی) کی آیتیں تلاوت فرماتے ہیں اور انہیں (ظاہر و باطن) پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت (پند و علم اور پند و عمل کی تحصیل) کی تعلیم عطا فرماتے ہیں (الجمعة-2)۔

آیت نمبر 84

بے شک آپ اخلاق (حسنہ) کے نہایت اعلیٰ مرتبے پر فائز ہیں (الْقَلَم-4)۔
 ف: حضور اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکرمہ اخلاق و حسن اخلاق کی تحصیل کے لئے مبعوث فرمایا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے کہنے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ سید عالم ﷺ کا عقل قرآن ہے۔

آیت نمبر 85

بے شک یہ (قرآن) ایک کریمہ والے رسول سے باتیں ہیں (الْحَاقَّة-40)۔

آیت نمبر 86

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو بے شک اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (الْجِن-23)۔

آیت نمبر 87

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ ان کے آگے جیسے (فرشتوں کا) پیرو مقرر کر دیتا ہے (کہ شیطان و غفل اندازی نہ کرے) (الْجِن-26,27)۔

ف: یہ آیت مبارکہ انبیاء کرام کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے اور یہ علم غیب ان کا مظهر ہوتا ہے۔

آیت نمبر 88

اے مکمل اوڑھنے والے (محبوب) (المزامل-1)

آیت نمبر 89

بے شک ہم نے تمہاری طرف رسول کو بھیجا جو تم پر ماضی و ناظر ہے (المزامل-15)۔

آیت نمبر 90

اے بالاپوش اوڑھنے والے (محبوب) (المنظر-1)

آیت نمبر 91

اور یہ نبی غیب تائے میں بالکل بغیل نہیں (الانکسور-24)۔

آیت نمبر 92

مجھے اس شہر کی قسم کہ (اے محبوب) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ (ابراہیمؑ)

کی قسم اور اس کی اولاد (کی قسم کہ جس) میں تم ہو (البطلہ-1, 2, 3)۔

آیت نمبر 93

(اے محبوب) بے شک ہر آنے والی (ساعت) تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہوگی اور قریب

ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا جگمگا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (الضحیٰ-4, 5)

ف: اس سے مراد چاروں آیتوں کے مراتب ہیں کہ کیا میں بھی اللہ جلّ جلالہ کا وعدہ ہے کہ روزِ بروز

آپ ﷺ کے درجہ کو بلند کرے گا، عزت و عظمت اور منصب کو سامت برامت بلندی فرماتا جائے گا اور

آپ ﷺ کے مراتب بیست و تینوں میں ہی رہیں گے۔ اسی طرح اللہ جلّ جلالہ عزت میں دنیا سے بھی زیادہ

آپ ﷺ پر تعالیا ت فرمائے گا۔

آیت نمبر 94

(اے محبوب) کیا ہم نے تمہارا سید (جو ایت و معرفت، علم و حکمت، نور و عرفان اور حسانی و روحانی جملہ کمالات عطا فرما کر) تمہاری خاطر کشادہ نہیں کیا۔ اور تم پر سے (تمہاری گنجگار امت کا) بوجھ (جسہیں مقبول الشفا بنا کر) اتار لیا ہے جو تمہاری پشت پر گراں ہو رہا تھا (الانشراح- 1,2)۔

آیت نمبر 95

اور (اے محبوب) ہم نے تمہارا ذکر تمہاری خاطر بلند کر دیا ہے (الانشراح- 4)۔
ف : اٹھ ﷺ نے اپنے ہم کے ساتھ اپنے محبوب ﷺ کا نام ملا کر آپ ﷺ کے ذکر مبارک کو بلند فرمایا۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت جبرائیل سے اس آیت کے حقیقی درپالت فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ اے ﷺ فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب بھی میرا ذکر کیا جائے (غواہان میں بھی گھیر میں نماز میں غلوں میں محافل میں فرض یہ کہ ہر جگہ) میرے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر بھی کیا جائیگا۔

آیت نمبر 96

(اے محبوب) بے شک ہم نے تمہیں کوثر (خیر کثیر یعنی بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی انتہا نہیں) عطا فرمائی تو تم اپنے رب کے لئے نماز چھو اور قربانی دو بے شک تمہارا دشمن ہی ہے نامہ نشان ہے (الکوثر- 1,2,3)۔

ف : حضور اقدس ﷺ کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب یہ دعا فرمائی تو کفار نے آپ ﷺ کو اذیت پہنچی مطلق انسل کہا کہ اب نعوذ باللہ ان کی نسل نہیں رہی اس لئے ان کے بعد ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب جو حاشم ہو جائے گا۔ اٹھ ﷺ نے کفار کی تحذیب کی اور ان کا دور فرماتے ہوئے یہ سورۃ مبارکہ نازل

فرمائی۔ اس میں لڑایا کہ مطلق النسل یہ نگار خود ہیں، اسے محبوب آپ ﷺ کو تو ہم نے افسانوں کی طرح عطا فرمایا
 کر تمام مطلق سے انھیں کیا ہے۔ حسن ظاہر بھی دیا ہے حسن باطن بھی، نسب عالی بھی سب سے اعلیٰ عطا فرمایا
 ہے، نبوت، کتاب اور علم و حکمت بھی، مقام شہادت، وحی کوڑ اور مقام محمود بھی، کلمہ است و ماہر اے زمین
 پر غلبہ اور فتوحات کی خبر بھی اور اس کے علاوہ بے شمار نعمتیں جن کی نہایت نہیں۔ آپ ﷺ کا سلسلہ قیامت
 تک رہے گا اور آپ ﷺ کی اولاد بھی کثیر ہوگی اور قیامت تک آپ ﷺ کے نام کے لڑکے بچے رہیں گے،
 انہ ﷺ کے نام کے ساتھ آپ ﷺ کا نام لیا جاتا رہے گا۔ یہ نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ
 ﷺ کے دشمن ہیں۔

احادیث

مبارک

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

احادیثِ مبارکہ

شعاع
مکاتیب

فرمانِ پاک

حضورِ اقدس ﷺ

سکاپن پالہ

سکاپن پالہ

فرمانِ پاک حضور اقدس ﷺ

(1) قیامت کے روز اولادِ آدم کا سردار میں ہوں، سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی (مسلم)۔

(2) قیامت کے روز میرے امتی تمام نبیوں سے زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلا میں ہوں جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا (مسلم)۔

(3) قیامت کے روز میں جنت کے دروازے کے پاس جا کر اسے کھولنے کے لئے کہوں گا۔ جنت کا داروغہ کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا محمد (ﷺ) ہوں۔ پس وہ کہے گا مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے بھی نہ کھولوں (مسلم)۔

(4) مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ 1: میری ایک مہینہ کی مسافت تک کے رعب سے مدد فرمائی گئی۔ 2: ساری زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک قرار دی کہ میرا امتی جہاں نماز کا وقت پائے وہیں پڑھ لے۔ 3: غنیمتیں میرے لئے حلال فرمائی گئیں جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھیں۔ 4: مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی۔ 5: ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمایا جاتا رہا لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا (متفق علیہ)۔

(5) مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور میری ہاتھ میں تھما دی گئیں (متفق علیہ)۔

(6) اللہ ﷻ نے میرے لئے زمین سمیٹ دی ہے میں نے اس کی دونوں مشرقوں اور دونوں

مغربیوں کو دیکھ لیا ہے اور عنقریب میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک یہ میرے لئے سمیٹی گئی ہے (مسلم)۔

(7) قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا مگر فخر یہ نہیں کہتا اور اس روز کوئی نبی نہیں خواہ وہ حضرت آدم یا کوئی دوسرا مگر میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور میں ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی مگر فخر یہ نہیں کہتا (ترمذی)۔

(8) آگاہ رہو کہ میں اللہ ﷻ کا حبیب ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور قیامت کے روز لواء الحمد اٹھانے والا میں ہی ہوں گا جس کے نیچے حضرت آدم اور ان کے سوا سارے انبیاء ہوں گے اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور قیامت کے روز سب سے پہلے شفاعت کرنے والا میں ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور سب سے پہلا میں ہوں گا جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا پس اللہ ﷻ میرے لئے کھول دے گا اور مجھے اس میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور یہ فخر یہ نہیں کہتا اور میں اللہ ﷻ کے نزدیک تمام اگلے پچھلے لوگوں سے عزت والا ہوں اور یہ فخر یہ نہیں کہتا (ترمذی، دارمی)۔

(9) میں تمام لوگوں سے پہلے تشریف لانے والا ہوں جب وہ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا قائد ہوں گا جب وہ پیش کئے جائیں گے میں ان کی طرف سے عرض کروں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اور میں ان کے لئے شفاعت طلب کروں گا جب انہیں روک لیا جائے گا اور میں انہیں خوشخبری دینے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ عزت اور کنجیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی اور لواء الحمد اس روز میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں اپنے رب کے نزدیک ساری اولادِ آدم سے زیادہ عزت والا ہوں گا۔ ایک ہزار خادم میرے ارد گرد پھرتے

ہوں گے گویا وہ چھپائے ہوئے اندے یا بکھرے ہوئے موتی ہیں (ترمذی، داری)۔

(10) مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور اس مقام پر مخلوق کا کوئی فرد میرے سوا کھڑا نہیں ہوگا (ترمذی)۔

(11) اللہ ﷻ سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ (ترمذی)۔

(12) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے گویا انہوں نے کوئی نامناسب بات سنی تھی پس حضور اقدس ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا کہ میں کون ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ ﷻ کے رسول ہیں۔ فرمایا کہ میں محمد (ﷺ) بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ ﷻ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے بہترین مخلوق میں رکھا، پھر اس کے گروہ بنائے تو مجھے اس کے بہترین گروہ میں رکھا پھر اس کے قبیلے بنائے تو مجھے ان میں بہترین قبیلے میں رکھا پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے میں رکھا پس میں ان میں ذاتی طور پر اور گھرانے کے لحاظ سے سب سے بہتر ہوں (ترمذی)۔

(13) میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (بخاری)۔

(14) میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد اور احمد ہوں اور میں حاجی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ ﷻ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں فرمائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں (بخاری)۔

(15) جہنم کے وسط میں پل صراط قائم کیا جائے گا۔ سب رسولوں سے پہلے میں اپنی امت کو

لے کر گزروں گا (بخاری و مسلم)۔

(16) میرا حوض (کوثر) اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے الید۔ اس کے کوزے شمار میں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ اس کا پانی دودھ اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ جو شخص اس کا ایک گھونٹ پی لے گا اسے کبھی پیاس نہ لگے گی (ابن ماجہ)۔

(17) میری آنکھ سوتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا (بخاری)۔

(18) بے شک اللہ ﷻ کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک مجھے زمین کے فزانون کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئیں اور بے شک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے تم دنیا کے جال میں پھنس جاؤ گے (بخاری)۔

(19) مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے میں قیامت کے روز شفاعت کر لوں یا میری امت میں سے آدمی امت کو جنت میں داخل کر دیا جائے۔ میں نے اس میں شفاعت کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ عام ہوگی اور تم شاید یہ خیال کرو کہ وہ متفقین کے لئے ہوگی نہیں بلکہ وہ گناہگاروں اور خطاکاروں کے لئے ہوگی (ابن ماجہ)۔

(20) بے شک میں رحمت اور تحفہ ہوں (داری)۔

(21) میری اور دوسرے انبیاء کرام کی مثال ایک خوبصورت عمارت جیسی ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ دیکھنے والے اس کے گرد گھومے اور اس کے حسن تعمیر پر تعجب کرنے لگے سوائے اس اینٹ کی جگہ کے۔ وہ اینٹ میں ہوں اور میں نبیوں میں آخر ہوں (متفق علیہ)۔

(22) میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ ﷻ عطا فرماتا ہے (بخاری شریف)۔

(23) بے شک میں ہی تقسیم کرتا ہوں اور اللہ ﷻ مجھے عطا فرماتا ہے (مسلم)۔

(24) میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ قاسم (صرف) میں ہی ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (متفق علیہ)۔

(25) اللہ ﷻ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ ﷻ کو مجھ سے محبت ہے۔ (ترمذی)

(26) مجھے آدمیوں کے بہتر زمانے میں پیدا فرمایا گیا، زمانے کے بعد زمانہ گزرتا آیا یہاں تک کہ میری جلوہ گری اس زمانے میں ہوئی (بخاری)۔

(27) اللہ ﷻ نے اولاد اسماعیل سے کنانہ کو چنا اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو چنا اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔ (مسلم)

(28) حضرت آدم سے لے کر میرے ماں باپ کے مجھے پیدا کرنے تک میرے نسب میں سب نکاح سے پیدا ہوئے ہیں کہیں بھی جاہلیت کی کوئی بدکاری نہیں ہے (طبرانی، ابو نعیم خصال کمری)۔

(29) اللہ ﷻ نے مجھے پسندیدہ اخلاق کی تکمیل اور اچھے افعال کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لئے مبعوث فرمایا (شرح السنہ)۔

(30) تم دیکھتے ہو کہ میں قبلہ رو ہوں، اللہ ﷻ کی قسم تمہارا رکوع، سجدہ اور خشوع مجھ سے پوشیدہ نہیں رہتا، میں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں (بخاری)۔

(31) رکوع اور سجود مکمل کیا کرو پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جب تم رکوع اور سجود کرتے ہو میں بالیقین پس پشت تمہیں دیکھتا ہوں (بخاری، مسلم)۔

(32) مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے اس وقت تک

کوئی مومن نہیں بن سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد سے عزیز تر نہ ہو جاؤں (بخاری)۔

(33) تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والدین، اولاد اور دنیا بھر کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری)۔

(34) جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو مدینہ میں ہی مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)۔

(35) جو میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے (دارقطنی، بیہقی)۔

(36) جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسا میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا (دارقطنی، طبرانی)۔

(37) جو شخص میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کا شفیع یا شہید ہوں گا (بیہقی)۔

(38) جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا (ترمذی)۔

(39) جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو واپس کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (مشکوٰۃ، ابوداؤد، بیہقی)

(40) میرے اوپر روشن رات یعنی جمعہ کی رات اور روشن دن یعنی جمعہ کے دن میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں (اعطو را لجموعہ)۔

(41) میرے تمام امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے میرا انکار کیا۔ سرکار ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ انکار کیا مطلب؟ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا

اور جس نے نافرمانی کی وہی میرا منکر ہے (بخاری)۔

(42) جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں (مشفق علیہ، مشکوٰۃ)۔

(43) جس نے میری سنت کو دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے میرے ساتھ دوستی کی وہ جنت میں ہوگا (ترمذی، مشکوٰۃ)۔

(44) میری امت کے بگاڑ کے وقت جس نے میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لئے سو (100) شہیدوں کے برابر اجر ہے (مشکوٰۃ)۔

(45) میری اور تمہاری مثال ایسی ہے کہ میں تم کو آگ سے بچانے کے لئے کمر سے پکڑ کر روک لیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آگ سے بچنے کے لئے میرے پاس آؤ لیکن تم میری بات نہیں مانتے اور آگ میں گرتے جاتے ہو (مسلم، مشکوٰۃ)۔

(46) میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ ﷻ نے زمین پر یہ بات حرام فرمادی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ ﷻ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے (العطوار المجموعہ)۔

(47) انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں (تہمتی)۔

(48) اللہ ﷻ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے پس خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے (مشکوٰۃ)۔

(49) لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی؟ فرمایا کہ

جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے (ترمذی)۔

(50) عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ شرکین کے خلاف دعا کیجئے۔ فرمایا مجھے لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں کیا بلکہ مجھے رحمت بانٹنے کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے (مسلم)۔

(51) مجھ سے جبرائیلؑ نے کہا کہ میں مشرق و مغرب میں گھومنا کر میں نے کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہ پایا اور کسی باپ کی اولاد بنی ہاشم سے افضل نہیں پائی ((نبیؑ، بطرانی، خصائص کبریٰ)۔

(52) حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبریلؑ آئے اور کہا کہ میرے اور آپ کے رب نے آپ سے پوچھا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ بہتر جانتا ہے۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ فرمانے لگے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہوگا اس کے ساتھ آپ کا ذکر بھی ہوگا۔ (تفسیر ابن کثیر، صحیح ابن حبان)

(53) جب حضرت آدمؑ سے لغزش ہوئی تو انہوں نے بارگاہ الہی میں عرض کی پروردگار آپ حضرت محمد ﷺ کے طفیل میری مغفرت فرما دیجئے۔ اس پر اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم تم نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا؟ کہنے لگے جب آپ نے مجھے اپنے دست مبارک سے پیدا فرمایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی تو میں نے اپنا سراٹھایا اور میں نے دیکھا کہ عرش کے پایوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ لکھا ہوا ہے۔ اس سے میں سمجھا کہ تو اپنے اسم مبارک کے ساتھ اسی کے نام کو ملا سکتا ہے جو تیرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔ اللہ ﷻ نے فرمایا اے آدم تم نے سچ کہا اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا ((نبیؑ، خصائص کبریٰ)۔

(54) ملک الموت نے عرض کیا کہ اللہ ﷻ نے مجھ کو بھیجا ہے اگر آپ ﷺ فرمائیں تو روح

قبض کروں اور اگر آپ ﷺ فرمائیں تو چھوڑ دوں۔ مجھ کو حکم ہے کہ آپ ﷺ کے حکم کی اطاعت کروں۔ آپ ﷺ نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو جبرائیل نے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ اللہ ﷻ آپ کی لقا کا مشتاق ہے۔ آپ ﷺ نے ملک الموت کو روح قبض کرنے کی اجازت دے دی (نبیاتی)۔

(55) میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے آرام کرتا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم بیان کیا جائے یا کسی بات کو کرنے سے منع کیا جائے اور وہ اس کے جواب میں یہ کہے کہ ہم نہیں جانتے، ہم نے تو وہی کیا ہے یا کریں گے جو ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)۔

(56) ایک روز نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور غزوہ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے پھر واپس آ کر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا بے شک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔

(57) جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہوگا ایک یہ کہ اللہ ﷻ اور رسول ﷺ اسے سب سے زیادہ محبوب ہوں دوسرے یہ کہ محض اللہ ﷻ کے لئے دوستی رکھے اور اللہ ﷻ کے لئے عداوت رکھے۔ تیسرے یہ کہ اسے دوبارہ کافر بننا اس قدر ناگوار ہو جیسے آگ میں جھونکا جانا (بخاری)۔

(58) تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کا اتباع لازم ہے اس پر عمل کرو اور ان کے طریقے کو دائروں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)۔

صحابہ کرام
ؓ
کے

ارشادات

میرزا محمد علی

کے

تاء الشرا

صحابہ کرام ﷺ کے ارشادات

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ ﷻ نے حضور اقدس ﷺ کو تمام انبیاء پر بھی فضیلت دی اور آسمان والوں (فرشتوں) پر بھی (مشکوٰۃ)۔

(2) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا خلق خود قرآن ہے۔

(3) حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پاس ہی رات گزارا کرتا تھا۔ ایک رات معمول کے مطابق میں نے وضو کا پانی اور ضرورت کی دوسری چیزیں مہیا کیں۔ حضور اقدس ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا مانگو (جو کچھ مانگنا ہے) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت و معیت طلب کرتا ہوں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بس اور کچھ بھی (مانگنا ہے) میں نے عرض کیا بس یہی کچھ۔ آپ نے فرمایا کہ تو پھر کثرت تجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔ (صحیح مسلم)۔

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم پر ہر سال حج فرض ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر حج ہر سال فرض ہو جاتا (مسلم، ابن ماجہ)۔

(5) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اگر مصر میں آپ ﷺ کے رخسار مبارک کے اوصاف سنے گئے ہوتے تو وہ یوسفؑ کی خریداری میں اپنی نقدی کو صرف نہ کرتے اور اگر زلیخا زندہ ہوتی اور مصر کی عورتوں نے آپ ﷺ کی جبین اقدس دیکھی ہوتی تو وہ عورتیں ہاتھوں کی بجائے دلوں کو کاٹ لیتیں (الطہور المجموع)۔

(6) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی دن طلوع نہیں ہوتا مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں اس سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی اور آ جاتے ہیں جو اسی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور شق ہوگی تو آپ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں باہر تشریف لائیں گے (داری، مشکوٰۃ)۔

(7) حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے عرفہ کی شام کو مغفرت کی دعا کی جو اس طرح مقبول ہوئی کہ سب گناہوں کی مغفرت کرتا ہوں بجز حقوق العباد کے کہ ظالم سے مظلوم کے حقوق ضرور وصول کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے رب! اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو اس کے حق کا عوض جنت سے دے کر ظالم کو بخش دیں۔ اس شام کو یہ دعا منظور نہیں ہوئی جب مزدلفہ میں صبح ہوئی، پھر دعا کی تو منظور ہو گئی۔ سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندہ یا تبسم فرمایا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس وقت تو ہنسنے کا موقع معلوم نہیں ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس سبب سے مسکرائے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عدو اللہ ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کی مغفرت فرمادی ہے تو خاک لے کر اپنے سر پر ڈالنے لگا اور واویلا کرنے لگا سو اس کی گھبراہٹ کو دیکھ کر ہنسی آئی (مشکوٰۃ)۔

(8) ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال صبح و شام پیش نہ کئے جاتے ہوں (العطور المجوہ)۔

(9) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔

آپ ﷺ نے مجھ سے اف تک نہ کہا اور نہ یہ کہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا (متفق علیہ)۔

(10) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین، تمام لوگوں سے زیادہ نجی اور تمام لوگوں سے زیادہ بہادر تھے (متفق علیہ)۔

(11) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو چہرہ انور دمک اٹھاتا تھا۔ پر نور چہرہ یوں محسوس ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیا کرتے (متفق علیہ)۔

(12) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا گویا سورج چہرہ انور میں پھرتا ہے اور نہ میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ سے تیز رفتار دیکھا ہے گویا آپ کے لئے زمین سمیٹ دی جاتی تھی ہم تو اپنی جانوں کو مشقت میں ڈال دیتے اور آپ ﷺ کو وہ حسب معمول تھا (ترمذی)۔

(13) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ ﷻ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا جو خوش آواز اور خوش رونہ ہو اور ہمارے نبی ﷺ ان سب نبیوں سے صورت میں سب سے زیادہ حسین اور آواز میں سب سے زیادہ احسن تھے (شمائل)۔

(14) حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے چاندنی رات میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا پس میں کبھی رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف اور آپ ﷺ کے اوپر سرخ جوڑا تھا۔ اس وقت میرے نزدیک تو آپ ﷺ چاند سے زیادہ خوبصورت تھے (ترمذی، دارمی)۔

(15) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کنواری پردہ نشین لڑکی

سے بھی زیادہ باحیاط تھے، جب آپ ﷺ ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم آپ ﷺ کے چہرہ انور سے جان لیتے (متفق علیہ)۔

(16) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بلحاظ صورت سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سیرت کے لحاظ سے سب سے زیادہ خلیق تھے۔ نہ آپ ﷺ بہت لمبے تھے نہ پست قد (بخاری)۔

(17) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ نخی تھے اور رمضان المبارک میں جب حضرت جبرائیل بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے تو آپ ﷺ کے بحر سخاوت میں طغیانی آ جاتی (بخاری)۔

(18) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ ﷺ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخوہ صبرہ آ گیا جو بنی تمیم کا ایک فرد تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ انصاف کیجئے۔ فرمایا کہ تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہیں کرتا تو اور کون انصاف کرے گا۔ اگر میں انصاف نہ کروں گا تو خائب و خاسر رہ جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ اس کے ساتھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کہ اس کی نوک پر، اس کی لکڑی پر اور نوک کے نیچے دیکھو تو کسی چیز کا نشان نہیں ملتا۔ حالانکہ وہ گوبر اور خون سے گزرا ہے (متفق علیہ، مشکوٰۃ)۔

(۱۹) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کے پاؤں یا پنڈلیاں سوجھ جاتیں اسی ضمن میں آپ ﷺ سے عرض کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں (بخاری)۔

(۲۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ساری رات ایک ہی آیت پڑھتے رہے۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ وہ یہ آیت ہے۔

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم O
 "(اے اللہ) اگر آپ ان کو عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور آپ مغفرت فرمائیں آپ زبردست ہیں اور حکمت والے ہیں" (اعطوا الحجۃ)۔

(۲۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی اے اللہ! میری امت، اللہ! میری امت اور رونے لگے۔ حق نے فرمایا جبرائیلؑ محمدؐ کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ رونے کا سبب کیا ہے؟ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ بتایا وہ اللہ ﷻ کو عرض کیا۔ اللہ ﷻ نے جبرائیلؑ سے فرمایا کہ محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو کہ "ہم آپ کو آپ کی امت کے معاملے میں خوش کر دیں گے اور رنج نہ دیں گے" (مسلم)۔

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ آپ ﷺ تو کبھی بھی خوش نہ ہوں گے کہ آپ ﷺ کی امت کا ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے۔

(۲۲) حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے (اور خطاب فرمایا) پس آپ نے ہمیں وہ تمام حالات و واقعات بیان فرمائے جو امت میں قیامت تک ہونے والے تھے۔ جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے بھلا دیا اسے

میں قیامت تک ہونے والے تھے۔ جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا (مسند احمد بن حنبل)۔

(23) حضرت عمرو بن اقطب انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے اور نماز پڑھائی بعد ازاں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب کیا حتیٰ کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے، نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والی تھی، حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں زیادہ جاننے والا وہ ہے جو زیادہ قوی الحافظہ ہے (مسلم، مشکوٰۃ)۔

(24) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور اقدس ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے (اور خطاب فرمایا) پس آپ ﷺ نے ابتداء کائنات سے جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک کے حالات و واقعات بیان فرما دیئے۔ ان تفصیلات کو جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا (بخاری)۔

صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم
کی
کیفیات

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

وآل

تليفيا

حضور اقدس ﷺ کی محبت میں صحابہ کرام ﷺ کی کیفیات

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا تم پر افسوس کہ تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ میں نے تیاری تو نہیں کی لیکن اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے صحابہ کرام کو اتنا کسی بات پر خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے (متفق علیہ، مشکوٰۃ)۔

(2) عروہ بن مسعود ثقفی کو قریش نے صلح حدیبیہ سے پیشتر اپنا سفیر بنا کر حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ اقدس میں روانہ کیا تھا اور اسے سمجھایا تھا کہ مسلمانوں کے حالات کو ذرا غور سے دیکھے اور عوام کو آ کر بتائے۔ عروہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ وضو فرماتے تو بقیہ آب وضو پر صحابہ کرام ﷺ ایسے گرتے پڑتے ہیں کہ گویا ابھی لڑ پڑیں گے۔ حضور اقدس ﷺ کے لب (لعاب و ہن) کو زمین پر نہیں گرنے دیتے وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر روک لیا جاتا ہے جسے وہ منہ پر مل لیتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کوئی حکم دیتے ہیں تو تعمیل میں سب دوڑتے پھرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ کچھ فرماتے ہیں تو سب چپ ہو جاتے ہیں۔ تعظیم کا یہ حال ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ عروہ نے یہ سب کچھ دیکھا اور قوم سے آ کر بیان کیا کہ لوگو! میں نے کسریٰ کا دربار دیکھا، قیصر کا دربار بھی دیکھا اور نجاشی کا دربار بھی دیکھا مگر محمد ﷺ کے

ساتھی جس قدر زیادہ تعظیم و توقیر محمد ﷺ کی کرتے ہیں وہ تو کسی بادشاہ کو بھی اپنے ملک میں حاصل نہیں (بخاری)۔

(3) حضرت یزید بن الاصم ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے دریافت فرمایا کہ میں بڑا ہوں کہ تم؟ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! آپ اکبر ہیں، بڑے ہیں اور اکرم ہیں اور میری عمر زیادہ ہے (کنز العمال)۔

(4) حضرت سہیل ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چند لوگوں کے ساتھ عمرو بن عوف سے صلح کے مذاکرات کرنے کی غرض سے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت بلال ؓ، حضرت ابو بکر ؓ کے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو مذاکرات کی وجہ سے چونکہ رکنا پڑا۔ اس لئے آپ ہی لوگوں کے امام بن جائیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تمہارا خیال ہے تو اقامت کہو چنانچہ حضرت بلال ؓ نے تکبیر کہی اور حضرت ابو بکر ؓ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھانی شروع کر دی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور صفوں کو چیرتے ہوئے اگلی صف میں پہنچ گئے تو لوگوں نے تہنیت شروع کر دی۔ حضرت سہیل ؓ نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے تہنیت کسے کہتے ہیں؟ وہ تالی بجانا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نماز میں ادھر ادھر دھیان نہیں کرتے تھے لیکن جب لوگوں نے بہت زیادہ تالیاں پیٹنی شروع کر دیں تو مڑ کر دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ صف میں ہیں۔ آپ ﷺ نے اشارے سے کہا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ لیکن حضرت ابو بکر ؓ نے ہاتھ اٹھائے اور (اپنی اس قدر افزائی پر) اللہ ﷻ کی حمد و ثناء کی اور پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر میرے اشارہ کرنے کے باوجود تمہیں نماز پڑھانے میں کون سا امر مانع تھا؟ عرض کیا کہ ابو قحافہ کے بیٹے کو

ہرگز زیان تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے نماز پڑھائے (بخاری)۔

(5) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (حضور اقدس ﷺ کے آخری ایام میں بیماری کے دوران) پیر کو صبح کے وقت نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کر رہے تھے کہ یکا یک رسول اللہ ﷺ ان کے رو برو آ گئے حضرت سیدہ عائشہ کے حجرے کا پردہ اٹھا کے انہیں دیکھا کہ لوگ صف بست ہیں اور مسکرا دیئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی ایز حیوں کے بل پیچھے بٹے اور سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں نے سوچا کہ نمازیں توڑ دیں جب لوگوں نے انتہائی مسرت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے نماز مکمل کرنے کو کہا، پھر حجرہ میں چلے گئے اور پردہ گرا دیا۔ آپ ﷺ نے اسی دن وصال فرمایا (بخاری)۔

(6) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں جب آنحضرت ﷺ تشریف لاتے تھے تو سب نیچی نظریں کر کے بیٹھتے تھے اور صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی طرف نظر کرتے اور آپ ﷺ ان کی طرف نظر فرما کر تبسم فرماتے تھے (ترمذی)

(7) ابتدائی اسلام کے دور میں جب ابھی اسلام کی چھپ کر تبلیغ جاری تھی اور مسلمانوں کی تعداد صرف اسی تالیس تک پہنچی تھی تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کی کہ کفار کے سامنے اعلانیہ تبلیغ اسلام کروں۔ پہلے تو حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا پھر اصرار پر اجازت عطا فرمادی۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں خطبہ فرمایا، یہ سب سے پہلی اعلانیہ دعوت تھی اس لئے آپ ﷺ کو اول خطیب الاسلام کہا جاتا ہے۔ جب

آپ ﷺ نے اعلانیہ کفار کو اسلام کی دعوت دی تو کفار نے نہ صرف برا منایا بلکہ سخت غصہ میں آکر آپ ﷺ پر حملہ کر دیا اور آپ ﷺ کو اس قدر مارا کہ آپ ﷺ خون میں لت پت ہو گئے۔ کفار کو جب یہ یقین ہو گیا کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ آپ ﷺ کی یہ حالت تھی کہ زخموں کی وجہ سے کوئی آپ ﷺ کو پہچان نہ سکتا تھا۔ آپ ﷺ کے خاندان والوں کو علم ہوا تو آپ ﷺ کو اٹھا کر گھر لے آئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم ضرور بدلہ لیں گے۔ سب انتظار میں تھے کہ کب ہوش آتا ہے، سارا دن بے ہوشی کے بعد دن کے آخری حصہ میں آپ ﷺ کو ہوش آیا تو قربان جائیں اس عشق و صداقت کے پیکر پر اور لاکھوں سلام اس کی محبت کی عظمتوں پر کہ پہلا جملہ مبارک جو زبان مبارک سے نکلا وہ یہ تھا

”میرے آقا ﷺ کس حال میں ہیں؟“

جسمانی تکلیف کا یہ عالم ہے کہ زخموں کی وجہ سے آپ ﷺ کی پہچان مشکل ہے اور پھر تکلیف کی وجہ سے سارا دن بے ہوشی رہی۔ اس کیفیت کو سوچ کر خدا کی قسم رو نگئے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اپنی تکلیف کا خیال و احساس تک نہیں اور عاشق کو محبوب کی فکر ہے اسی کو تو عشق کامل کہتے ہیں۔

آپ ﷺ کی یہ بات سن کر سارا خاندان ناراض ہو کر چلا گیا کہ ہم اس کے لئے پریشان ہیں اور یہ کسی کے لئے دیوانہ ہوا ہے۔ آپ ﷺ کی والدہ آپ کو کچھ کھانے کے لئے کہتیں تو آپ ﷺ کا ہر مرتبہ یہی جواب ہوتا کہ اس وقت تک کچھ نہ کھاؤں پیوں گا جب تک اپنے محبوب ﷺ کی خبر نہیں مل جاتی اور ان کے چہرہ انور کی زیارت پاک نہیں کر لیتا۔ آپ ﷺ کی والدہ نے کہا کہ مجھے آپ ﷺ کے دوست کا علم نہیں۔ آپ ﷺ کے کہنے پر حضرت ام جمیل

بنت خطابؓ کے پاس آپ ﷺ کی والدہ گئیں مگر اسلام چھپا کر رکھنے کے حکم کی وجہ سے لاعلمی کا اظہار کر کے خود آپ ﷺ کے پاس تشریف لائیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے ام جمیلؓ سے پوچھا تو انہوں نے آپ ﷺ کی والدہ کی طرف اشارہ کیا مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں تم بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ محفوظ اور خیریت سے ہیں اور دار ارقم میں ہی تشریف فرما ہیں، پھر آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے اصرار پر سہارا دے کر دار ارقم لایا گیا۔ جب آپ ﷺ حاضر خدمت ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے خود آگے بڑھ کر آپ ﷺ کو قہام لیا اور آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگا لیا اور آپ ﷺ کے بوسے لیے۔ آپ ﷺ کو اس رنجی حالت میں دیکھ کر آپ ﷺ پر عجیب کیفیت رقت کی طاری ہو گئی اور یوں آپ ﷺ کی زیارت پاک کر لینے کے بعد آپ ﷺ کو سکون اور اطمینان ہوا۔

سبحان اللہ! ایک عاشق رسول کی اس سے بڑی اور کیا تمنا ہوگی کہ اس کا سب کچھ اس کے محبوب پر قربان ہو جائے اور اپنی جان مال اور اپنا سب کچھ محبوب کے قدموں میں نچھاور کر دے۔

(8) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کے وصال کا سبب بھی ہجر و فراق رسول ﷺ ہی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے ظاہری طور پر اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد حضور اقدس ﷺ کے فراق میں آپ ﷺ کا جسم مبارک نہایت ہی کمزور ہو چکا تھا۔ (9) حضور اقدس ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں خوشبو، نیک عورت اور نماز جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی تین چیزیں پسند ہیں۔ ایک آپ ﷺ کے چہرے مبارک

کی زیارت کرتے رہنا، دوسرا اللہ ﷻ کا عطا کردہ مال آپ ﷺ پر نچھاور کرتے رہنا اور تیسرا یہ کہ میری بیٹی کا آپ ﷺ کے نکاح میں آنا۔ اللہ ﷻ نے اپنے محبوب ﷺ کے عاشق کی تینوں خواہشوں کو پورا فرمایا۔ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ کو حضور ﷺ نے اپنی زوجیت میں قبول فرمایا۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کو سفر، حضر، ہجرت، غار ثور حتیٰ کہ تمام جگہوں پر حضور اقدس ﷺ کی رفاقت نصیب ہوئی، اس دنیا میں بھی اور آپ ﷺ کے ظاہری طور پر پردہ فرمانے کے بعد روضہ اطہر میں بھی سب سے زیادہ قربت آپ ﷺ ہی کو عطا ہوئی اور آپ ﷺ کا مال تمام کا تمام حضور اقدس ﷺ نے قبول فرمایا اور خود اپنی زبان اقدس سے فرمایا کہ جس قدر نفع ابو بکر کے مال نے دیا ہے اتنا کسی اور کے مال نے نہیں دیا۔

(10) حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ بارگاہ نبوی ﷺ نے ہم کو حکم ہوا کہ ہم اللہ ﷻ کی راہ میں کچھ مال تصدق کریں۔ میں نے دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ میں آج ابو بکر صدیقؓ سے زیادہ مال اللہ ﷻ کی راہ میں دوں گا چنانچہ میں اپنا نصف مال لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ سرور دو عالم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ اپنے اہل و عیال کے لئے کتنا مال چھوڑا؟ میں نے عرض کیا کہ نصف مال چھوڑ آیا ہوں۔ اتنی دیر میں سیدنا صدیق اکبرؓ اپنا (سارے کا سارا) مال لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم نے اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا؟ انھوں نے جواب میں کہا کہ ان کے لئے اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ کافی ہے۔ اس وقت میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ میں ان سے کسی بات میں سبقت نہیں لے جا سکتا۔ (ابوداؤد ترمذی)

(11) حضرت ابو بکر صدیقؓ جب امیر المؤمنین بنے تو منبر پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے تو منبر کے جس درجے پر رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے اس پر نہیں بیٹھتے تھے بلکہ اس سے نیچے والے درجے پر بیٹھا کرتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر فاروقؓ امیر المؤمنین بنے تو ادب کی وجہ سے اس درجے پر بھی نہ بیٹھتے جس پر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ تشریف رکھتے تھے بلکہ اس سے بھی نیچے والے درجے پر بیٹھتے تھے۔

(12) ایک رات حضرت عمر فاروقؓ عوام کی خدمت کے لئے نکلے۔ آپؓ نے ایک گھر میں دیکھا کہ چراغ جل رہا ہے اور ایک بوڑھی خاتون اون کا ہتھ ہوئے یہ الفاظ پڑھ رہی ہے ترجمہ: محمد ﷺ پر اللہ ﷻ کے تمام ماننے والوں کی طرف سے اور تمام متقین کی طرف سے سلام ہو، آپ ﷺ راتوں کو اللہ ﷻ کی یاد میں کثیر قیام کرنے والے اور سحری کے وقت آنسو بہانے والے تھے۔ ہائے افسوس اسباب موت متعدد ہیں کاش مجھے یقین ہو جائے کہ روز قیامت مجھے حضور پاک ﷺ کا قرب نصیب ہو سکے گا۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروقؓ کو حضور اقدس ﷺ کی یاد شدت سے آئی اور آپ زار و قطار رونے لگے اور دروازے پر دستک دی۔ خاتون نے پوچھا کون؟ آپؓ نے فرمایا عمر ابن الخطابؓ۔ خاتون نے کہا کہ رات کو عمرؓ کو یہاں کیا کام؟ آپؓ نے فرمایا کہ اللہ ﷻ تجھے جزائے خیر دے دروازہ کھول تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ آپؓ اس کے پاس بیٹھ گئے اور کہا کہ جو اشعار تو پڑھ رہی تھی دوبارہ پڑھ اور مجھے بھی اپنے ساتھ شامل کرتے ہوئے یہ کہہ کہ ہم دونوں کو آخرت میں حضور اقدس ﷺ کا ساتھ نصیب ہو اور اے معاف کرنے والے عمر کو معاف کر دے۔

(13) حضرت عباسؓ کے مکان کی چھت پر ایک نالہ تھا۔ ایک روز حضرت عمرؓ وہاں سے گزر

رہے تھے تو اتفاق سے اس وقت حضرت عباسؓ کے گھر دو مرغ ذبح کئے جا رہے تھے۔ یکا یک ان کا خون اس پر نالے سے ٹپکا اور اس کے چند قطرے حضرت عمر فاروقؓ کے کپڑوں پر گر پڑے۔ آپ نے وہ نالہ اکھیڑ دیا اور دوبارہ دوسرے کپڑے پہن کر مسجد میں تشریف لائے اور نماز ادا کی۔ نماز کے بعد حضرت عباسؓ نے آپ کو کہا کہ اے امیر المؤمنین اللہ ﷻ کی قسم اس پر نالے کو جسے آپ نے اکھیڑ ڈالا ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس جگہ لگایا تھا۔ آپ نہایت پریشان ہوئے اور حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ اے عباسؓ میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ اپنے پیر میرے کندھے پر رکھ کر اس پر نالے کو جیسے اور جہاں حضور اقدس ﷺ نے لگایا تھا اسی جگہ پر لگا دو۔ چنانچہ حضرت عباسؓ نے اس کو دوبارہ ویسے ہی لگا دیا۔

(14) صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضور اقدس ﷺ نے حضرت عثمان غنیؓ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا کافروں نے بات نہ مانی مگر حضرت عثمان غنیؓ کو پیش کش کی کہ تم طواف وغیرہ کر سکتے ہو مگر حضرت عثمان غنیؓ نے صاف انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے بغیر عمرہ و طواف نہیں کر سکتا۔

(15) حضرت علیؓ کا ارشاد پاک ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے مال، اولاد، اباؤ و اجداد اور امہات سے بھی زیادہ محبوب تھے۔ کسی پیاسے کو ٹھنڈے پانی سے جو محبت ہوتی ہے ہمیں اپنے آقا ﷺ اس سے بھی زیادہ محبوب تھے (الشفاء)

(16) صلح حدیبیہ میں معاہدہ لکھنے میں مسلمانوں کی طرف سے حضرت علیؓ کا تب معاہدہ تھے اور کافروں کی طرف سے سہیل تھا۔ حضرت علیؓ نے معاہدہ لکھنا شروع کیا جس کی ابتداء اس طرح کی کہ ”یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ کا معاہدہ ہوا“ اس پر سہیل نے کہا کہ اگر ہم تمہیں رسول اللہ مان لیتے تو جھگڑا ہی کیوں ہوتا، ہم ہرگز رسول اللہ کو نہ لکھنے دیں گے بلکہ

”محمد بن عبد اللہ“ لکھو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بخدا میں اللہ ﷻ کا رسول ہوں چاہے تم جتنا بھی جھٹلاؤ۔ یہ فرما کر کا تب معاہدہ حضرت علیؑ سے فرمایا اے علی رسول اللہ کا کثر ”محمد بن عبد اللہ“ لکھ دو۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میں آپ ﷺ کا نام مبارک نہیں کاٹ سکتا چنانچہ آپ ﷺ نے خود اس کی جگہ ”محمد بن عبد اللہ“ لکھ دیا۔

(17) حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہؑ حضور اقدس ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتیں تو آپ کی یہ کیفیت ہوتی کہ قبر انور کی مٹی مبارک اٹھا کر آنکھوں سے لگاتیں اور آپ ﷺ کی یاد میں رورو کر یہ اشعار پڑھتیں

ترجمہ: جس شخص نے آپ ﷺ کے مزار انور کی خاک کو سونگھ لیا ہے اسے زندگی میں کسی دوسری خوشبو کی ضرورت نہیں۔ آپ کے وصال کی وجہ سے مجھ پر جتنے عظیم مصائب آئے ہیں اگر وہ دنوں پر اترتے تو وہ رات ہو جاتے۔

(18) حضرت ابو جعفر سیدہ عالمہ حضرت فاطمہؑ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد کبھی بھی حضرت فاطمہؑ کو مسکراتے نہیں دیکھا۔

(19) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون آپ ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی اور مجھ سے کہنے لگی کہ حجرہ مبارک کھول دیں میں سرور عالم ﷺ کے مزار اقدس کی زیارت کرنا چاہتی ہوں۔ میں نے حجرے کا دروازہ کھول دیا۔ وہ عورت آپ ﷺ کا مزار اقدس دیکھ کر اتار دئی کہ روتے روتے شہید ہو گئی۔

(20) جب آقائے دو جہاں ﷺ اس دنیا سے ظاہری طور پر تشریف لے گئے تو ہر عاشق کی عجیب کیفیت تھی۔ ہر کوئی آپ ﷺ کی محبت میں آپ ﷺ کے فراق میں تڑپ رہا تھا۔ ان کی

زندگیوں میں اداسیاں چھا گئیں وہ جو صبح و شام حضور اقدس ﷺ کی زیارت پاک کے بغیر چین نہ پاتے تھے اب زیارت پاک کے لئے تڑپ رہے تھے۔ انہی عاشقوں میں مؤذن رسول ﷺ حضرت بلالؓ بھی تھے۔ آپؐ سے مدینے کی اداس گلیاں دیکھی نہ جاتی تھیں اور آپؐ لوگوں سے کہتے پھرتے تھے کہ تم نے کہیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو۔ بالآخر آپؐ نے فرمایا کہ اب مدینہ میں رہنا میرے لئے دشوار ہے اور مدینہ چھوڑ کر شہر ”حلب“ چلے گئے۔

جانے سے قبل حضرت صدیق اکبرؓ نے آپؐ سے فرمایا کہ آپؐ کو چاہیے کہ پہلے کی طرح رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اذان دیا کریں۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا کہ اپنے محبوب کریم ﷺ کے بغیر میرا مدینے میں جی نہیں لگتا اور نہ مجھ میں ان خالی افسردہ مقامات کو دیکھنے کی قوت ہے جن میں آپ ﷺ تشریف فرما ہیں اور اگر آپؐ نے مجھے اپنے لئے خریدا تھا تو مجھے روک لیں اور اگر اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر خریدا تھا تو اپنے حال پر چھوڑ دیں، پھر آپؐ شہر ”حلب“ چلے گئے۔

تقریباً چھ ماہ بعد آپؐ کو خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت پاک ہوئی، اس میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اے بلالؓ تو نے ہمیں ملنا چھوڑ دیا، کیا ہماری ملاقات کو تیرا جی نہیں چاہتا؟ خواب سے بیدار ہوتے ہی اونٹنی پر سوار ہو کر لبیک یا سیدی یا رسول اللہ ﷺ کہتے ہوئے مدینہ منورہ حاضر خدمت ہوئے۔ مسجد نبویؐ میں پہنچ کر کبھی مسجد میں کبھی حجرہ میں آقا ﷺ کو تلاش کیا جب نہ ملے تو آپ ﷺ کی قبر انور پر سر رکھ کر رونا شروع کر دیا اور بے ہوش ہو گئے۔ کافی دیر کے بعد ہوش آیا تو اتنی دیر میں مدینے میں خبر پھیل گئی کہ مؤذن رسول ﷺ تشریف لائے ہیں۔ مدینہ کے سب مرد و خواتین اکٹھے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اے بلالؓ وہی اذان سناؤ جو محبوب خدا ﷺ کو سناتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ مجھ سے نہیں ہو سکے گا کیونکہ جب میں

اذان میں حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک کہتا تھا تو آپ ﷺ کی زیارت بھی ہوتی تھی اور دل اور آنکھوں کو سکون مل جاتا تھا مگر اب کسے دیکھوں گا؟

کسی نے کہا کہ حسنین کریمینؑ سے کہلو او تو پھر بلالؓ انکار نہ کر سکیں گے۔ صحابہؓ ان کو بلا کر لائے اور حضرت امام حسینؑ نے حضرت بلالؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بلالؓ آج ہمیں وہی اذان سنا دو جو ہمارے نانا جان کو سناتے تھے۔ آپؓ انکار نہ کر سکے لہذا اسی مقام پر کھڑے ہو کر اذان دینا شروع کی، جب اذان شروع کی تو اہل مدینہ سسکیاں لے لے کر رونے لگے۔ آپؓ جیسے جیسے آگے بڑھتے گئے لوگوں کے جذبات بڑھتے گئے حتیٰ کہ جب اذان میں حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک آیا تو سب بے اختیار ہو گئے حتیٰ کہ پردہ نشین خواتین بھی گھروں سے باہر نکل آئیں۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانے والی حضرت بلالؓ کی اذان سن کر سب یوں محسوس کرنے لگے کہ جیسے رسول خدا ﷺ دوبارہ تشریف لے آئے اور رقت و گریہ زاری کا منظر پیدا ہو گیا اور یہاں تک بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد اس دن سے بڑھ کر اتنی رقت کبھی طاری نہیں ہوئی۔

(21) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اگرچہ میں ان پاکیزہ ہستیوں کی طرح عمل نہیں کر سکا مگر میں حضور ﷺ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ سے محبت کرتا ہوں اور امید ہے کہ اس محبت کی بنا پر ان کا ساتھ نصیب ہو جائے گا۔

سبحان اللہ قربان جانیں صحابہؓ کی محبت پر کہ ان کو اور کسی اعزاز یا جنت کی اس قدر خوشی نہ ہوئی جتنی کہ اس بات پر ہوئی کہ ہمیں آخرت میں حضور اقدس ﷺ کی قربت و ساتھ حاصل ہونے کی سعادت حاصل ہوگی۔ کیونکہ وہ تو کبھی حضور اقدس ﷺ کے دیوانے اور عاشق

تھے اور ایک عاشق کو محبوب کی قربت میں جولذت حاصل ہوتی ہے وہ دنیا و آخرت کی کسی چیز سے نہیں ہو سکتی۔

(22) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ حجام آپ کا سر مبارک مونڈ رہا ہے۔ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ ﷺ کے سر مبارک سے گرے وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ آجائے (مسلم)۔

(23) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ کی دعوت کی۔ میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا۔ اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا شوربہ پیش کیا۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ پیالہ کے سب جانبوں سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرما کر نوش فرما رہے ہیں تو اس وقت سے مجھے بھی کدو مرغوب (پسندیدہ) ہو گیا (بخاری)۔

(24) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت روادؓ کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ جھنڈا زیدؓ نے اٹھایا اور شہید کر دیئے گئے جھنڈا جعفرؓ نے سنبھالا اور شہید کر دیئے گئے جھنڈا ابن روادؓ نے لیا اور شہید کر دیئے گئے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے یہاں تک کہ جھنڈا اللہ ﷻ کی تلواریں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولیدؓ نے لیا اور اللہ ﷻ نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی (بخاری، مشکوٰۃ)۔

(25) شاعر رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابتؓ نے آپ ﷺ کے وصال فرمانے کے بعد ہجرو فراق کی کیفیات کو اشعار میں یوں بیان کیا ہے۔

ترجمہ: اب میری آنکھوں میں نیند نہیں رہی بلکہ ہر وقت یوں رہتی ہیں جیسے ان میں کوئی اشک اور چیز ڈال دی گئی ہیں۔ آپ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے پر مجھے احساس ہوا کہ کاش میں آپ ﷺ سے پہلے بقیع کے قبرستان میں دفن ہو چکا آدتا۔ اب میں حضور اقدس ﷺ کے بعد مدینہ میں لوگوں کے ساتھ کیسے بیٹھوں۔ ہائے افسوس میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔ خدا گواہ ہے کہ میں جب تک زندہ ہوں آپ ﷺ کے فراق میں روتا رہوں گا۔ اے رب کریم مجھے میرے آقا ﷺ کے ساتھ جنت میں جمع فرما۔

(26) حضرت عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی مجھے دنیا میں محبوب نہ تھا اور میرا یہ حال تھا کہ میں آپ ﷺ کی طرف نظر بھر کر دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اگر کوئی مجھ سے آپ ﷺ کا حلیہ مبارک دریافت کرے تو میں بیان کرنے پر اس لئے قادر نہیں کہ میں نے کبھی آپ ﷺ کو نظر بھر کر دیکھا ہی نہیں۔

(27) حضرت اسلم بن شریکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پر میں کجاوہ باندھا کرتا تھا۔ ایک رات مجھے نہانے کی حاجت ہوئی اور حضور اقدس ﷺ نے چلنے کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت مجھے نہایت تردد ہوا کہ اگر ٹھنڈے پانی سے نہاؤں تو مارے سردی کے بیمار ہو جانے کا خطرہ ہے اور یہ بھی گوارہ نہیں کہ ایسی حالت میں خاص آپ ﷺ کی سواری مبارک کا کجاوہ اونٹنی پر باندھوں۔ مجبوراً کسی دوسرے شخص کو کہا کہ کجاوہ باندھ دو، پھر میں نے پانی گرم کر کے غسل کیا اور قافلے سے جا ملا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اسلمؓ کیا سبب ہے کہ آج کجاوہ ٹھیک طرح بندھا نہیں لگتا۔ عرض کیا کہ میں نے نہیں باندھا تھا۔ فرمایا کیوں؟ عرض کیا اس وقت مجھے نہانے کی حاجت تھی اور ٹھنڈے پانی سے نہانے سے مجھے بیمار ہونے کا خطرہ تھا اس

لئے کسی اور کو کہہ دیا تھا۔

سبحان اللہ دیکھئے کہ صرف ادب کی وجہ سے یہ گوارہ نہ کیا کہ اس حالت میں حضور اقدس ﷺ کی خاص سواری کی لکڑی کجاوہ کو بھی ہاتھ لگاؤں۔

(28) حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو ثابت بن قیسؓ کی خبر لا کر دے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا، پس وہ گئے اور دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا کہ برا حال ہے کیونکہ میری آواز نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی ہے لہذا میرے تمام عمل ضائع ہو چکے ہوں گے اور جہنمیوں میں میرا شمار ہو گیا ہوگا (اس وقت سورۃ الحجرات کی آیات نازل ہوئیں تھیں جن میں حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں آواز بلند کرنے پر تمام اعمال کے ضائع ہونے کی وعید تھی)۔ اس آدمی نے آ کے آپ ﷺ کے گوش گزار کیا کہ وہ یہ کہتے ہیں پس حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بہت بڑی خوشخبری لے کر دوبارہ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ آپ جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہیں (بخاری)۔

(29) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ کی کسی گلی میں انہیں رسول اللہ ﷺ مل گئے اور میں اس وقت حالت جنابت میں تھا۔ میں آپ ﷺ سے الگ ہو گیا اور جا کر غسل کیا، پھر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ تم کہاں (چلے گئے) تھے۔ میں نے عرض کیا کہ میں حالت جنابت میں تھا اور اس حالت میں آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھنا مناسب نہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ مومن (کسی حالت میں) ناپاک نہیں ہوتا (بخاری)۔

(30) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے بھانجے تھے، آپ کو اپنے عالی

مقام خالو جناب سید عالم رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی اسی لئے آپ اکثر اپنی خالہ محترمہ کے گھر آ کر حضور ﷺ کے چھوٹے مونسے کام دوڑ دوڑ کر کیا کرتے اور آپ ﷺ سے دعائیں لیتے تھے، بعض اوقات وہ رات کو بھی خالہ ہی کے گھر ٹھہر جاتے تھے اس طرح ان کو حضور اقدس ﷺ کی محبت سے مستفیض ہونے کا بہترین موقع میسر آ جاتا۔

ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ رات کے پچھلے پہر نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو یہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کر لیا، اس وقت تو وہ ساتھ کھڑے ہو گئے مگر جو نبی حضور اقدس ﷺ نے نماز شروع کی وہ ہٹ کر اپنی جگہ پر آ گئے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ میں نے تم کو اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا تم پیچھے کیوں ہٹ گئے؟ انہوں نے نہایت ادب سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کس کی مجال ہے کہ وہ اللہ ﷻ کے رسول ﷺ کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے (میں اور حضور ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو کر نماز پڑھوں؟ مجھ میں یہ مجال یہ تاب یہ طاقت نہیں)۔ حضور اقدس ﷺ ان کے جواب سے بہت خوش ہوئے اور بارگاہ رب العزت میں دعا فرمائی

”الہی اس لڑکے کو علم کثیر عطا فرما اور اس کو اور زیادہ فہم و فراست سے نوازا“

آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ترجمان القرآن بنے۔

(31) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا حضور اقدس ﷺ سے محبت میں یہ عالم تھا کہ عہد رسالت میں آپ زیادہ سے زیادہ وقت بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر رہنے کی کوشش کرتے۔ جب حضور اقدس ﷺ کا وصال ہوا تو اس قدر مغموم اور شکستہ دل ہوئے کہ پھر عمر بھر نہ کوئی مکان بنایا اور نہ ہی کوئی باغ لگایا۔ جب بھی زبان پر حضور اقدس ﷺ کا اسم گرامی آتا آنکھوں سے

آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ جب غزوات رسول ﷺ کے مقامات سے گزر رہا تھا تو آنکھوں کے سامنے عہد رسالت کا نقشہ کھج جاتا اور اشکبار ہو جاتے۔ کوئی ان کے سامنے حضور اقدس ﷺ کا ذکر کرتا تو بے قابو ہو کر رونے لگتے۔

یحییٰ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیوخ سے سنا ہے کہ بعض لوگ حضرت ابن عمرؓ کے عشق رسول ﷺ کی کیفیت دیکھ کر انہیں مجنون تک کہنے لگتے تھے۔ دراصل حضرت ابن عمرؓ کو عشق رسول ﷺ کی بنا پر پابندی سنت کا والہانہ جنون تھا اور یہی وجہ تھی کہ آپ کی زندگی سرور دو عالم ﷺ کی دلکش حیات مبارکہ کا پرتو جمیل بن گئی تھی۔ وہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی نہایت شدت کے ساتھ اتباع سنت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اتفاقی اور بشری عادات میں بھی وہ حضور اقدس ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے تھے۔ سفر و حضر میں حضور اقدس ﷺ نے جہاں کبھی نماز ادا فرمائی آپ بھی وہاں نماز ادا کرتے۔ جہاں اور جن جن درختوں کے سائے میں آپ ﷺ نے تھوڑی دیر کے لئے قیام فرمایا آپ بھی وہاں قیام کرتے اور اکثر آپ ان درختوں کو پانی دیتے کہ خشک نہ ہونے پائیں اور جب سفر سے واپسی ہوتی تو سب سے پہلے روضہ نبوی ﷺ پر حاضری دیتے اور سلام عرض کرتے۔

(32) اسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ کے صحابہؓ آپ ﷺ کے ارد گرد اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھے ہیں گویا ان کے سروں پر کوئی پرندہ ہے۔

(33) حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی ہیبت و عظمت کی وجہ سے آپ ﷺ سے براہ راست سوال کرتے ہوئے ڈرتے تھے اس لئے انہوں نے ایک دیہاتی شخص سے کہا کہ وہ

آپ ﷺ سے دریافت کرے کہ قرآن میں ”فمنہم من قضیٰ نحبه“ (پس ان میں سے کوئی اپنی منت (نذرانہ، ذمہ یا کام) پورا کر چکا) کا مصداق کون شخص ہے؟ اس نے آپ ﷺ سے پوچھا مگر آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ اسی اثناء میں حضرت طلحہؓ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ شخص ہیں جو آیت بالا کا مصداق ہے (ترمذی)۔

(34) حضرت کبشہؓ کہتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ میرے گھر تشریف لائے وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ حضور اقدس ﷺ نے کھڑے ہوئے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا تو میں نے مشکیزہ کے منہ کو کتر لیا اور اپنے پاس تہرکا سنبھال لیا (تاکہ اس مبارک حصہ پر اب کسی اور کا منہ نہ لگے)۔

اسی طرح کا واقعہ ام سلمہؓ کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(35) حضرت زید بن وہبہؓ کو کفار نے پکڑ لیا اور قریش نے قتل کے لئے ان سے خرید لیا تھا۔ جب ان کو سولی دینے کے لئے چلے تو ابوسفیان بن حرب نے ان سے کہا کہ زیدؓ تجھے اللہ کی قسم کیا تم چاہتے ہو کہ محمد (ﷺ) کو پھانسی دی جاتی اور تم اپنے گھر میں آرام سے ہوتے۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ اللہ ﷻ کی قسم میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری رہائی کے بدلے نبی کریم ﷺ کے پائے مبارک میں اپنے گھر میں ایک کاٹا بھی لگے۔ ابوسفیان حیران رہ گیا اور یوں کہا کہ میں نے تو کسی کو بھی نہیں دیکھا جو دوسرے شخص سے ایسی محبت رکھتا ہو جیسے اصحاب محمدؐ کو محمد (ﷺ) سے ہے (الغطور الحجۃ)۔

(36) جنگ احد میں جب یہ افواہ مشہور ہوئی کہ حضور اقدس ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو اس خبر کی وجہ سے مدینہ شہر میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا۔ اس پر یثانی میں ایک انصاری عورت راستہ میں

کھڑی ہوگئی تاکہ علم ہو سکے کہ حضور اقدس ﷺ کس حال میں ہیں؟ اس عورت کے گھر کے افراد بھی اس جنگ میں شریک تھے۔ جب صحابہ ﷺ واپس آئے تو کوئی بتاتا کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا، کسی نے بتایا کہ تیرا شوہر شہید ہو گیا، کسی نے کہا کہ تیرا بیٹا اور بھائی بھی شہید ہو گئے مگر اس عاشق رسول ﷺ عورت کے عشق کا اندازہ کر کے دیکھیں کہ اس کو اپنے گھر کے اتنے افراد کی شہادت کی فکر و پریشانی نہیں بلکہ یہ پریشانی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا کیا حال ہے؟ وہ پھر صحابہ ﷺ کو شہادت کی خبر سنانے پر کہتی رہی کہ میں ان کے لئے پریشان نہیں کھڑی بلکہ یہ بتاؤ کہ حضور اقدس ﷺ کس حال میں ہیں؟ صحابہ ﷺ نے کہا کہ خیریت سے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے ان کے پاس لے چلو اور جب آپ ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کی تو بے ساختہ دل کی کیفیت کا زبان پر ان الفاظ سے اظہار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کوئی پریشانی اور غم نہیں ہے۔

(37) ایک مرتبہ ایک صحابی حضور اقدس ﷺ کے چہرہ انور کی اس طرح زیارت کر رہے تھے کہ نہ ہی آنکھ جھپکتے تھے اور نہ ہی کسی اور طرف دیکھتے تھے بلکہ ٹکلی باندھے زیارت پاک سے مستفیض ہو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس عاشق سے دریافت کیا کہ اس طرح دیکھنے کی کیا وجہ ہے؟ اس عاشق نے دست بستہ عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ کے نورانی خوبصورت چہرہ مبارک کی زیارت پاک سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ سبحان اللہ صحابہ ﷺ کے دل کا قرار اور دل کا چین آپ ﷺ کی زیارت اور رضا میں ہی تھا۔

(38) حضرت عبداللہ بن زیدؓ کے بارے میں منقول ہے کہ جب انہیں حضور اقدس ﷺ کے اس دنیا سے ظاہری طور پر تشریف کے جانے کا علم ہوا تو اس وقت وہ اپنے کھیتوں میں کام کر

رہے تھے۔ یہ خبر سنتے ہی اس عاشقِ مصطفیٰ ﷺ نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر عرض کی کہ اے میرے رب میری آنکھوں کی بینائی ختم کر دے تاکہ میں اپنے حبیب ﷺ کے بعد کسی دوسرے کو دیکھ ہی نہ سکوں۔ اللہ ﷻ نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور آپ کی بینائی ختم ہو گئی۔
دل یا دلی بنایا اے تعریف لئی زبان آنکھیاں بنایاں سوہنے دے دیدار واسطے

(39) حضرت قاسم بن محمدؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے صحابہ میں سے ایک کی بینائی جاتی رہی۔ لوگ ان کی عیادت کے لئے گئے اور بینائی ختم ہونے پر اظہارِ افسوس کیا تو اس پر وہ صحابیؓ کہنے لگے کہ میں ان آنکھوں کو فقط اس لئے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعے مجھے نبی اکرم ﷺ کا دیدار نصیب ہوتا تھا۔ اب چونکہ آپ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا ہے اس لئے اگر اب مجھے ہرن کی آنکھیں بھی مل جائیں تو خوشی نہ ہوگی۔

(40) اسی طرح عبدالملک بن مروان نے قیث بن اشیمؓ سے پوچھا کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور میں ان سے عمر میں زیادہ ہوں۔

دیگر مخلوقات کی کیفیات

تلقی ملک

ک

تلفی

دیگر مخلوقات کی کیفیات

(1) حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ کوئی دن طلوع نہیں ہوتا مگر ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور رسول اللہؐ کی قبر انور کو گھیر لیتے ہیں، اس سے اپنے پروں کو مس کرتے ہیں اور رسول اللہؐ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ جب شام ہو جاتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی اور آ جاتے ہیں جو اسی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب آپؐ کی قبر انور شق ہوگی تو آپؐ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں باہر تشریف لائیں گے (داری، مشکوٰۃ)۔

(2) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم آپؐ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے (بخاری)۔

(3) ابتدائی دور میں حضور اقدسؐ مسجد نبویؐ میں ایک خشک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک عورت نے آپؐ سے عرض کیا کہ میرا بیٹا بڑھتی ہے اور لکڑی کا کاروبار کرتا ہے اگر اجازت ہو تو میں منبر بنوا کر آپؐ کی خدمت میں پیش کروں۔ آپؐ نے اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ آپؐ کے لئے منبر شریف تیار کیا گیا۔ اگلے جمعہ آپؐ نے منبر شریف پر بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کیا تو وہ تافراق رسولؐ میں رونے لگا کہ اس سے حضور اقدسؐ کی جدائی اور دوری برداشت نہ ہو سکی حتیٰ کہ مسجد میں موجود تمام صحابہؓ نے اس تنے کے رونے کی آواز سنی کہ وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا حتیٰ کہ حضور اقدسؐ نے جب تنے کی یہ کیفیت دیکھی تو منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ اس پر اپنا دست شفقت رکھا اور پیار کیا تو آپؐ کی قربت اور تسلی پر وہ تانپوں کی طرح سسکیاں لیتا ہوا خاموش ہو گیا (بخاری)۔

سبحان اللہ قربان جائیں حضور اقدسؐ پر کہ آپؐ پر نہ صرف تمام مخلوقات

بلکہ بے جان چیزیں بھی محبت کرتی ہیں اور احد کے پہاڑ کے متعلق بھی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ یہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں پھر وہ لوگ کتنے بد قسمت ہیں کہ جو حضور اقدس ﷺ کی محبت و اتباع نہیں کرتے اور ان کے دل حضور اقدس ﷺ کی رضا حاصل کرنے کی تڑپ سے خالی ہیں۔

(4) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ہم کسی نواحی بستی کی طرف نکلے تو کوئی پتھر اور درخت سامنے نہ آتا مگر وہ یہی کہتا کہ اے اللہ ﷻ کے رسول ﷺ آپ پر سلامتی ہو (ترمذی، داری، مشکوٰۃ)۔

(5) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ ایک فراخ وادی میں اترے۔ پس رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے لیکن آڑ لینے کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی جبکہ وادی کے کناروں پر دو درخت تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک کے پاس گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ ﷻ کے حکم سے میری اطاعت کرو تو وہ مطیع ہو کر چل دیا جیسے ٹکیل والے اونٹ کو اس کا چلانے والا چلاتا ہے یہاں تک کہ دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ ﷻ کے حکم سے میری فرمانبرداری کرو تو وہ بھی مطیع ہو کر اسی طرح چل دیا۔ آپ ﷺ دونوں کے درمیان میں ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ ﷻ کے حکم سے دونوں میرے لئے مل جاؤ، پس وہ مل گئے۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کچھ سوچنے لگا کہ میری توجہ ادھر سے ہٹ گئی، کچھ دیر بعد دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور دونوں درخت جدا ہو گئے اور ہر ایک اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا (مسلم، مشکوٰۃ)۔

(6) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی

آگے بڑھا اور جب نزدیک ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے کہا جو آپ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟ فرمایا کہ کیکر کا یہ درخت۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کی جانب بڑھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ اس سے گواہی لی اور اس نے تین مرتبہ اس طرح کہا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا اور پھر اپنے اگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا (داری، مشکوٰۃ)۔

(7) حضور اقدس ﷺ کے اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد نہ صرف صحابہ کرام ﷺ آپ ﷺ کے ہجر و فراق میں روتے تڑپتے رہتے تھے بلکہ جو جانور بھی آپ ﷺ کی قربت میں رہے وہ بھی اسی قدر شدت کی محبت رکھتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ کی جدائی برداشت نہ کر سکے۔ آپ ﷺ کی اونٹنی نے آپ ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد مرتے دم تک کچھ نہ کھایا پیا اور جس گوش دراز (غجر) پر آپ ﷺ سواری فرماتے تھے وہ آپ کے فراق میں اتنا پریشان ہوا کہ اس نے ایک کنویں میں چھلانگ لگا دی اور شہید ہو گیا۔

(8) ابن المنکدر سے روایت ہے کہ رومیوں کی سرزمین میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ الشکر سے بچھڑ گئے یا قید کر لئے گئے، پس وہ بھاگ کر لشکر کو تلاش کرتے ہوئے آ رہے تھے تو ایک شیر آگیا۔ حضرت سفینہ نے فرمایا کہ اے ابوالمحارث (شیر کی کنیت تھی) میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں اور میرا واقعہ یوں ہے۔ پس شیر ان کی طرف دم ہلاتا ہوا بڑھا اور پہلو میں آکھڑا ہوا اور جب وہ کوئی خطرناک آواز سنتا تو اس کی طرف متوجہ ہوتا پھر برابر ان کے پہلو میں چلتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ لشکر تک پہنچ گئے اور شیر واپس لوٹ گیا (شرح السنہ، مشکوٰۃ)۔

معجزات

مصطفیٰ
وآلہٖ
صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ
افطوحہ

معجزات

(1) حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ میں سحری کے وقت سی رہی تھی کہ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی، میں نے تلاش کی مگر نہ ملی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو چہرہ انور کی تابانی سے سوئی نظر آگئی۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے حمیرا (حضرت عائشہؓ کا لقب) اس پر افسوس ہے اس پر افسوس ہے اس پر افسوس ہے جو میرے چہرے کے دیدار سے محروم رہا (خصائص کبریٰ)۔

(2) جنگ خیبر کی واپسی میں منزل صہبا پر رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی اور حضرت علیؓ جماعت میں شامل نہ ہو سکے۔ آپ ﷺ نے نماز کے فوراً بعد حضرت علیؓ کے زانو مبارک پر سر رکھ کر آرام فرمایا۔ چونکہ حضرت علیؓ نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی اس لئے ان کی نماز قضاء ہو رہی تھی مگر اس خیال سے کہ اگر میں اپنا زانو ہلاؤں گا تو حضور اقدس ﷺ بیدار ہو جائیں گے اور آپ ﷺ کی نیند میں خلل آجائے گا آرام سے بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور نماز عصر کا وقت جاتا رہا۔ جب حضور اقدس ﷺ بیدار ہوئے تو حضرت علیؓ کی نماز عصر کا علم ہونے پر دعا فرمائی کہ الہی اگر علیؓ تیری اطاعت میں تھا تو پھر سورج کو طلوع فرما۔ پس اسی وقت ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا اور حضرت علیؓ نے نماز ادا کی، پھر سورج غروب ہو گیا (مدارج النبوة)۔

(3) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ ہم کسی نواحی بستی کی طرف نکلے تو کوئی پتھر اور درخت سامنے نہ آتا مگر وہ یہی کہتا کہ اے اللہ ﷻ کے رسول ﷺ آپ پر سلامتی ہو (ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ)۔

(4) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ

ایک فراخ وادی میں اترے۔ پس رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے لیکن آڑ لینے کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی جبکہ وادی کے کناروں پر دو درخت تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک کے پاس گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ ﷻ کے حکم سے میری اطاعت کرو تو وہ مطیع ہو کر چل دیا جیسے ٹکیل والے اونٹ کو اس کا چلانے والا چلاتا ہے یہاں تک کہ دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ ﷻ کے حکم سے میری فرمانبرداری کرو وہ بھی مطیع ہو کر اسی طرح چل دیا۔ آپ ﷺ دونوں کے درمیان میں ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ ﷻ کے حکم سے دونوں میرے لئے مل جاؤ پس وہ مل گئے۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے دل میں کچھ سوچنے لگا کہ میری توجہ ادھر سے ہٹ گئی دیکھا کچھ دیر بعد دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور دونوں درخت جدا ہو گئے اور ہر ایک اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا (مسکوٰۃ)۔

(5) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی آگے بڑھا اور جب نزدیک ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے کہا جو آپ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟ فرمایا کہ کیکر کا یہ درخت۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور وہ وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ ﷺ کی جانب بڑھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ اس سے گواہی لی اور اس نے تین مرتبہ اس طرح کہا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا اور پھر اپنے اگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا (دارمی، مشکوٰۃ)۔

(6) ابن عساکر حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس

ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی یہ علامت نبوت دیکھ کر ایمان لایا کہ آپ ﷺ چاند سے گنٹگو فرما رہے تھے اور اس کی جانب انگلی سے اشارہ فرماتے تو آپ ﷺ جدھر اشارہ فرماتے چاند اُھر ہی ہو جاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں چاند سے باتیں کر رہا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کر رہا تھا اور وہ مجھے رونے سے بہلا رہا تھا (خصائص کبریٰ)۔

(7) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ چاند کے شق ہونے کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں ہوا یعنی دو کھڑے ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس پر گواہ رہنا (بخاری)۔

(8) حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو لوگ کھڑے ہو گئے اور واویلا شروع کر دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بارش رک گئی، درخت سرخ ہو گئے، جانور ہلاک ہو گئے اس لئے آپ ﷺ اللہ ﷻ سے بارش کی دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے دو بار فرمایا اے اللہ! ہمیں سیراب فرما۔ بخدا اس وقت آسمان پر ایک بھی کھڑا بادل کا نہ تھا (اچانک) بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی آپ ﷺ منبر سے اترے اور نماز پڑھی، جب فارغ ہوئے تو اس کے بعد دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے واویلا کیا کہ لوگوں کے مکانات منہدم ہو گئے اور راستے بند ہو گئے دعا کریں کہ اللہ بارش روک دے۔ رسول اللہ ﷺ سکرائے اور فرمایا کہ اے اللہ! ہمارے گرد و پیش میں برسا، ہم پر نہ برسنا تو مدینہ شریف سے بادل ہٹ گیا اور گرد و پیش میں بارش ہو رہی تھی لیکن مدینہ شریف میں ایک قطرہ بھی نہیں برس رہا تھا۔ میں نے مدینہ شریف کو دیکھا کہ ناخن کی طرح چمک رہا تھا (بخاری)۔

(9) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک پانی کا برتن پیش کیا گیا اور

آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی انگشت ہائے مبارک کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے اور سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قنادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ آپ کتنے افراد تھے، جواب دیا تین سو یا تین سو کے لگ بھگ (متفق علیہ)۔

(10) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جن حضرات کے گھر مسجد کے نزدیک تھے وہ وضو کرنے چلے گئے اور کتنے ہی افراد رہ گئے تو حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا برتن پیش کیا گیا جس کے اندر پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا لیکن برتن چھوٹا ہونے کے باعث ہاتھ کھلتا نہ تھا تو انگلیوں کو ملا کر برتن میں ڈالا گیا اور سارے ہی حاضرین کو وضو کروایا گیا۔ میں نے پوچھا کتنے افراد تھے تو فرمایا اتنی تھے (بخاری)۔

(11) حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے روز لوگوں کو پیاس لگی اور نبی اکرم ﷺ کے حضور ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی جس سے آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر لوگ آپ ﷺ کے گرد آکر جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے پاس وضو کے لئے پانی نہیں ہے بس یہی ذرا سا پانی ہے جو آپ ﷺ کے حضور رکھا ہوا ہے۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک چھاگل میں ڈالا تو پانی آپ ﷺ کی انگشت ہائے مبارک سے ابل پڑا جیسے چشمے جاری ہو گئے ہیں۔ پس ہم نے پیا اور وضو کیا۔ میں (راوی سالم) نے دریافت کیا آپ اس وقت کتنے تھے تو فرمایا اگر ہم لاکھ ہوتے تب بھی پانی ہمارے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے (متفق علیہ)۔

(12) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم آپ ﷺ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی

آواز سنا کرتے تھے (بخاری)۔

(13) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد وفات پا گئے اور ان کے اوپر بار قرض تھا۔ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے والد نے پیچھے قرضہ چھوڑا ہے۔ میرے پاس کچھ نہیں ماسوائے جو کھجور کے درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہ ہوگا۔ آپ ﷺ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں پس آپ ﷺ تشریف لے گئے اور کھجور کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی۔ پھر دوسری ڈھیری کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیری پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ۔ پس سب قرض خواہوں کا قرض پورا ادا کر دیا گیا اور اتنی کھجوریں ہی بچ رہیں جتنی قرض میں دی تھیں (بخاری)۔

(14) رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز کسوف پڑھی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی جگہ کوئی چیز پکڑ لی اور پھر ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیچھے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس سے ایک خوشہ توڑنا چاہا، اگر میں لے لیتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے (بخاری)۔

(15) حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لایا کرتے اور قبول فرماتے۔ وہ چمڑے کا بستر بچھا دیتیں تو آپ ﷺ اس پر قبول فرماتے۔ آپ ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا لہذا یہ آپ ﷺ کا پسینہ جمع کر لیتیں اور اسے خوشبو میں ڈال لیتیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلمہؓ کیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے اور میں نے خوشبو میں ڈال لیا ہے اور یہ خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم اس سے اپنے بچوں کے لئے برکت کی امید کرتے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے اچھا

کیا۔ (متفق علیہ)۔

(16) حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی پھر آپ ﷺ گھر والوں کی طرف نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ میں بھی نکلا۔ آگے آپ ﷺ کو پیچھے ملے تو آپ ﷺ ان میں سے ایک ایک کے رخسار پر دست کرم پھیرنے لگے اور رہا میں تو میرے رخسار پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو پائی کہ گویا عطار کی پٹاری سے نکالا ہے (مسلم)۔

(17) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ بنی کریم ﷺ جب کسی راستے سے گزرتے تو اگر کوئی آپ ﷺ کے بعد گزرتا وہ پسینے کی خوشبو کے باعث جان لیتا کہ آپ ﷺ ادھر سے گزرے ہیں (ترمذی)۔

(18) ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے پاس لوگ بیماروں کے لئے پانی بھیجتے تو آپ حضور اقدس ﷺ کے ان مبارک بالوں کو جو آپ ﷺ نے ایک ٹکلی یا خول میں رکھے ہوئے تھے اس پانی میں ہلا دیتیں اور وہ پانی مریض کو پلوادیتیں (بخاری)۔

(19) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چمکدار رنگ والے تھے اور پسینہ مبارک موتیوں جیسا ہوتا۔ جھک کر چلتے تھے، میں نے دیا اور ریشم کو ہاتھ لگا کر دیکھا مگر رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم محسوس نہیں کیا اور میں نے مشک اور عنبر سے بھی وہ خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کے جسم اطہر سے آتی تھی (متفق علیہ)۔

(20) حضرت مغیرہؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے (اور خطاب فرمایا) پس آپ ﷺ نے ہمیں وہ تمام حالات و واقعات بیان فرمائے جو امت میں قیامت تک ہونے والے تھے۔ جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا (مسند احمد بن حنبل)۔

(21) حضرت عمرو بن اقطب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں نماز فجر

پڑھائی اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے اور نماز پڑھائی بعد ازاں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ہمیں خطاب کیا حتیٰ کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا پس آپ ﷺ نے ہمیں ہر اس بات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والی تھی، حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں زیادہ جاننے والا وہ ہے جو زیادہ قوی الحافظہ ہے (مسلم، مشکوٰۃ)۔

(22) حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور اقدس ﷺ ہمارے درمیان قیام فرما ہوئے (اور خطاب فرمایا) پس آپ ﷺ نے ابتداء کائنات سے جنتیوں کے جنت میں داخل ہو جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہو جانے تک کے حالات و واقعات بیان فرما دیئے۔ ان تفصیلات کو جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے بھلا دیا اسے بھول گیا (بخاری)۔

(23) حضرت عمرؓ نے (اہل بدر کے متعلق) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وہ جگہیں دکھائیں جہاں اگلے روز اہل بدر پچھاڑے جانے والے تھے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تھا کہ کل ان شاء اللہ یہ فلاں کے پچھاڑے جانے کی جگہ ہوگی اور یہ فلاں کے پچھاڑنے کی جگہ ہوگی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضور اقدس ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی جگہ سے ادھر ادھر نہ ہوا (مسلم، مشکوٰۃ)۔

(24) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک شخص اسلام سے پھر کر مشرکوں سے جاملانہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابو طلحہؓ نے مجھے بتایا کہ میں اس زمین میں گیا جہاں وہ فوت ہوا تھا تو میں نے اسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے کئی دفعہ دفن کیا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کرتی (مشفق علیہ، مشکوٰۃ)۔

(25) حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میری ماں نے

مجھے بتایا کہ جب حضرت آمنہؓ کے یہاں حضور اقدس ﷺ کی ولادت ہوئی تو میں اس وقت وہاں موجود تھی۔ گھر میں ہر طرف نور ہی نور تھا اور ستارے اس طرح جھلکے آ رہے تھے کہ مجھے ایسا لگتا تھا جیسے میرے ہی اوپر گر پڑیں گے۔ جب آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو حضرت آمنہؓ کے بدن سے ایک نور طلوع ہوا جس سے سارا گھر روشن ہو گیا (بیہقی، طبرانی، خصائص کبریٰ)۔

(26) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنون ہے اور صبح و شام کھانے کے وقت دورہ ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر دست مبارک پھیرا تو اس نے زور سے قے کی اور کتے کے پلے جیسی کوئی چیز باہر نکلی جو چلتی تھی (داری، مشکوٰۃ)۔

(27) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ کی بہت سی حدیثیں سنی ہیں لیکن یاد کچھ بھی نہیں رہتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے پھیلا دی تو آپ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں دست مبارک ڈالے اور پھر فرمایا کہ اس کو سینے سے لگا لو۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں کبھی حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نہ بھولا (بخاری)۔

(28) حضرت ابو ہریرہؓ مدینہ ہجرت سے پہلے ہی مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے لیکن ان کی والدہ (جن کا نام میمونہ یا امیمہ تھا جو کہ جوانی میں ہی بیوہ ہو گئیں تھیں اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کی پرورش بڑے مشکل حالات میں کی تھی) مدینے آنے کے بعد بھی اپنے آبائی مذہب پر تھیں اور ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اس بات کا حضرت ابو ہریرہؓ کو دل ہی دل میں بہت رنج تھا کیونکہ وہ اپنی والدہ کے نہایت اطاعت گزار تھے۔ وہ جب بھی اپنی والدہ کو دین اسلام کی دعوت دیتے تو وہ ٹھکرا دیتیں۔ ایک دن آپؐ کی والدہ نے دعوت اسلام کے جواب میں حضور اقدس ﷺ کی شان میں نازیبا الفاظ کہہ دیئے جس کی وجہ سے حضرت ابو ہریرہؓ کو بہت صدمہ ہوا اور وہ روتے ہوئے حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کے لئے دعا کیجئے کہ اللہ ﷻ انہیں قبول حق کی توفیق عطا

فرمائے۔ حضور اقدس ﷺ نے اسی وقت دعا فرمائی کہ الہی ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ حضرت ابو ہریرہؓ خوش خوش گھر پہنچے تو دیکھا کہ دروازہ بند تھا اور ماں غسل کر رہی تھی۔ غسل سے فارغ ہو کر دروازہ کھولا اور بولی کہ اے فرزند گواہ رہنا میں اللہ ﷻ اور اس کے سچے رسول ﷺ پر صدق دل سے ایمان لے آئی۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمائیں کہ اللہ ﷻ سب مومنوں کے دل میں میری اور میری والدہ کی محبت ڈال دے۔ حضور اقدس ﷺ نے دعا فرمائی اور اس کا یہ اثر ہوا کہ خود حضرت ابو ہریرہؓ کے قول کے مطابق جو بھی مومن ان کے بارے میں متناہان سے محبت کرنے لگتا (ابن کثیر)۔

(29) ابن الجوزی سے روایت ہے کہ اہل مدینہ سخت قحط میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے شکایت کی تو آپؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی طرف دیکھو اور آسمان کی جانب ایک طاق (سوراخ) بنا دو کہ آپ ﷺ کی قبر انور کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا تو ان پر خوب بارش ہوئی کہ سبزہ اور اونٹ مونے ہو گئے کہ مارے چربی کے پھٹنے لگے تو اس سال کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا (داری، مشکوٰۃ)۔

(30) سعید بن عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو چودانوے سال کی عمر میں تندرست و توانا دیکھا پھر فرمایا کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میری سماعت اور بصارت رسول اللہ ﷺ کی دعا سے فیضیاب ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر آپ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا بیمار رہتا ہے تو آپ ﷺ نے میرے حق میں اللہ ﷻ سے دعا فرمائی (بخاری)۔

(31) حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کے لئے ہانڈی پکائی چونکہ آقا ﷺ کو بونگ کا گوشت زیادہ پسند تھا اس لئے میں نے ایک بونگ پیش کی۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے دوسری طلب فرمائی میں نے دوسری پیش کی۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے اور طلب فرمائی تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بکری کی دوہی بونگیں ہوتی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو چپ رہتا تو میں جب تک مانگتا رہتا اس دینی سے بونگیاں نکلتی رہتیں۔

(32) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو حضرت زیدؓ حضرت جعفرؓ اور حضرت روادؓ کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ جھنڈا زیدؓ نے اٹھایا اور شہید کر دیئے گئے جھنڈا جعفرؓ نے سنبھالا اور شہید کر دیئے گئے جھنڈا ابن روادؓ نے لیا اور شہید کر دیئے گئے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے یہاں تک کہ جھنڈا اللہ ﷻ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولیدؓ نے لیا اور اللہ ﷻ نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی (بخاری، مشکوٰۃ)۔

اولیاء کرام^{رح}
کے

معاملات

عالم
میرزا دلشاد
کے
تالیف

اولیاء کرامؒ کے معاملات

اولیاء کرام کی زندگیاں تو حقیقت میں حضور اقدس ﷺ کے عشق و ادب کا نمونہ ہوتی ہیں۔ جس کو حضور اقدس ﷺ کا جس قدر عشق و ادب حاصل ہوا اسی قدر اس کو اللہ ﷻ کی محبوبیت اور مقامات و معارف حاصل ہوئے۔ ذیل میں اولیاء کرام کے چند واقعات بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔

(1) حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پڑپوتے حضرت عبدالرحمنؓ جب حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک سنتے تو آپ کے جسم مبارک کا رنگ اس طرح زرد پڑ جاتا جیسے اس سے خون نچوڑ لیا گیا ہو اور آپ ﷺ کے ذکر کی ہیبت کی وجہ سے ان کی زبان خشک ہو جاتی۔

(2) حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حسن خلق کے سبب جلوت میں ان کے مزاج گرامی میں مزاج و تبسم تھا مگر جب ان کے سامنے حضور اقدس ﷺ کا ذکر انور ہوتا تو ان کا رنگ مبارک خوف سے زرد ہو جاتا اور میں نے کبھی ان کو بے وضو حدیث شریف بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(3) حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ کوئی عبادت حضور اقدس ﷺ کی رعایت ادب کے برابر نہیں۔

(4) حضرت ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ سید دو عالم ﷺ کی شان میں گستاخی یہ اللہ ﷻ کے دین کے بالکل خلاف ہے کیونکہ سید دو عالم ﷺ کی شان کے درپے ہونے سے احترام اور تعظیم بالکل ساقط ہو جاتا ہے جس سے رسالت کے احکام ساقط ہو جاتے ہیں اور دین باطل ہو جاتا ہے۔

اس لئے امام الانبیاء ﷺ کی مدح و ثناء، تعظیم و توقیر ہی پر سارے دین اسلام کا قیام ہے اور اس احترام اور توقیر کے نہ ہونے سے سارا دین ختم ہو جاتا ہے۔

(5) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی کہتے ہیں کہ اگر کسی کو آپ ﷺ سے محبت نہیں تو وہ مسلمان نہیں۔

(6) حضرت امام بخاریؒ کتاب صحیح بخاری شریف جمع کرتے وقت ہر حدیث کے لئے تازہ غسل کرتے اور دو گانہ نماز ادا کرتے۔ آپؒ کے اسی ادب و محبت کی وجہ سے اللہ ﷻ نے آپؒ کی کتاب صحیح بخاری کو یہ مقام عطا فرمایا کہ یہ قرآن پاک کے بعد سب سے افضل کتاب سمجھی جاتی ہے اور سب آپؒ کو اپنا امام مانتے ہیں۔

(7) حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ مشہور تابعی حضرت امام زہریؒ کو میں نے دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب رسول خدا ﷺ کے حسن و جمال کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان پر ایسی وارفتگی طاری ہو جاتی کہ نہ وہ کسی سے پہچانے جاسکتے اور نہ خود کسی کو پہچان سکتے۔

(8) حضرت امام مالکؒ نے فرمایا کہ میں نے جن جن بزرگوں سے حدیث کا علم حاصل کیا ان میں سب سے افضل حضرت ایوب سختیانیؒ کی شخصیت ہے۔ انہوں نے دو حج کئے تھے اور ان کی حالت یہ تھی کہ جب ان کے سامنے نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کیا جاتا تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات شروع ہو جاتی یہاں تک کہ مجھ پر رقت کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ جب میں نے شوق نبی ﷺ میں ان کا رونا اور اس درجہ احترام دیکھا تو پھر ان سے حدیث کا علم حاصل کیا۔

(9) قاضی عیاض امام ابن سیرینؒ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ آپؐ کے چہرے پر اکثر مسکراہٹ رہا کرتی تھی لیکن حدیث مبارک سننے ہی ان پر خوف کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

(10) حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن امام مالکؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ حدیث شریف بیان فرما رہے تھے۔ اس دوران آپؐ کو بچھونے سولہ بار کاٹا جس کی وجہ سے آپؐ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا مگر آپؐ نے نبی کریم ﷺ کی حدیث کو بیان کرنا نہ چھوڑا۔ جب آپؐ حدیث ختم کر چکے اور لوگ چلے گئے تو میں نے وجہ دریافت کی؟ فرمایا کہ آج حدیث شریف بیان کرنے کے دوران بچھونے میرے سولہ مرتبہ کاٹا اور میں نے حدیث کی عظمت و جلال کے باعث صبر کیا۔

(11) حضرت مصعب بن عبد اللہؒ فرماتے ہیں کہ جب امام مالکؒ کی محفل میں حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا تو آپؐ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا، تمام جسم سراپا ادب بن جاتا حتیٰ کہ آپؐ کے رفقاء پریشان ہو جاتے۔ ایک دن کسی نے آپؐ سے اس کیفیت کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر جو کچھ میں دیکھتا ہوں اگر تم بھی دیکھ لو تو تمہارا حال بھی ایسا ہو جائے۔

(12) ہمارے پردادا مرشد حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہؒ صاحب (علی پور سیداں سیالکوٹ) جب حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک یا اسم مبارک سننے تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے، رنگ زرد ہو جاتا اور پھر آہوں اور سسکیوں میں بہت دیر گزر جاتی۔ آپؐ جب بھی مدینہ شریف حاضر خدمت ہوتے تو سب سے پہلے غسل فرماتے پھر بہت ہی عاجزی و انکساری کے ساتھ دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتے اور اس وقت آپؐ کا جسم مبارک کا پتلا رہتا اور اکثر سردیوں میں بھی کپڑے پسینے سے بھیگ جاتے۔ چہرہ مبارک کی

رنگت کبھی سرخ اور کبھی زرد ہو جاتی اور آپؐ فرماتے کہ یہ شہنشاہوں کے شہنشاہِ اعظم ﷺ کا دربار شریف ہے یہاں کی حاضری کوئی آسان بات نہیں، بے خبروں کو کیا معلوم کہ وہ کس عظیم الشان بارگاہ میں حاضر ہیں۔

(13) حضرت قبلہ عالم پیر سید جماعت علی شاہ صاحبؒ ایک مرتبہ مدینہ شریف میں موجود تھے اور ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ کسی نا سمجھ شخص نے وہاں ایک کتے کو زور سے لاشی مار دی۔ کتا لنگڑانے اور چیخنے چلانے لگا۔ آپؐ کو جب واقعہ کا علم ہوا تو کتے کو اپنے پاس بٹھا کر اس شخص کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ ظالم تجھے معلوم نہیں کہ یہ مدینہ شریف کا کتا ہے، پھر آپؐ نے اپنا عمامہ شریف پھاڑ کر اس کتے کی زخمی ٹانگ کو پیٹی باندھی اور بازار سے کھانا منگوا کر اسے کھلایا۔

(14) ہمارے دادا امرشد غوث الاغیاث حضرت سید ولی محمد شاہ چادر والی سرکارؒ (ملتان شریف) عشق رسول ﷺ کی کامل تصویر تھے اور آپؐ کو حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ اقدس میں خاص قرب و حضوری حاصل تھی۔ جب حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا تو سرکارؒ کی طبیعت مبارکہ پر وجد و مستی کا عالم طاری ہو جاتا آپؐ کبھی حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک یا نام مبارک لیتے یا سنتے وقت لینے یا ٹیک لگانے کی حالت میں نہ ہوتے بلکہ نہایت ادب کی حالت میں تشریف فرما ہوتے بلکہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص آپؐ کا ذکر مبارک کر رہا ہو یا نام مبارک لے رہا ہو اس کی طرف کمر کرنا بھی بے ادبی ہے۔ اسی لئے آپؐ فرماتے تھے کہ جو امام اقامت پڑھے جانے کے وقت اپنی پشت حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک لینے کے دوران اقامت کہنے والے کی طرف رکھتا ہے اسے امام بننے کا حق نہیں۔

(15) ایک دفعہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکارؒ ایک مرید کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے۔ جانے کے لئے رکشہ روکا تو اس نے دس روپے کرایہ مانگا، سرکار نے رکشہ دیکھا تو آپؐ نے

انکار فرمادیا۔ پھر دوسرا کشتہ آیا تو اس نے بارہ روپے مانگے، سرکار نے رکشہ دیکھا تو آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے۔ اس مرید نے حیرانگی میں عرض کیا کہ حضور پہلے والے رکشے میں بیٹھنے سے انکار کی وجہ کیا تھی حالانکہ وہ رقم بھی کم مانگتا تھا۔ چادر والی سرکار نے فرمایا کہ دیکھو جی! اس رکشے کی سیٹ کا رنگ سبز تھا اس لئے (گنبد خضریٰ کی رنگت سے نسبت کی وجہ سے) میرا اس میں بیٹھنے کو دل نہیں چاہا کہ یہ بے ادبی ہے۔

(16) ہمارے مرشد پاک غوث زماں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکار اپنے مرشد پاک چادر والی سرکار کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ

ایک مرتبہ میرے مرشد پاک حضور میاں صاحب چادر والی سرکار میرے گھر تشریف لائے اور میرے کمرے میں آرام فرما رہے تھے۔ میں کمرے میں حاضر ہوا تو سرکار نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ کون ہے؟ (مرشد پاک میرا نام جانتے تھے مگر اس وقت حالت جذب کی کیفیت طاری تھی) میں نے ادب سے اپنا نام عرض کیا تو یک دم سرکار کی کیفیت مبارکہ تبدیل ہو گئی اور باوجود کمزوری اور نقاہت کے فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور لیٹے رہیں تو سرکار نے فرمایا کہ دیکھو بابو جی آپ کے نام کے ساتھ اسم محمد ﷺ ہے میں اس لئے بطور ادب اٹھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ یعنی حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک (محمد ﷺ) سنا تو فوراً اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اپنے مرشد کی عشق و ادب سے بھری ادا دیکھ کر میری آنکھوں میں بے اختیار آنسو آ گئے۔

مرشد پاک غوثِ زماں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد اقبال حق ولی سرکارؒ

ہمارے مرشد پاک غوثِ زماں خواجہ سرکارِ عشق و ادب کی ایسی کامل تصویر تھے کہ جس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ آپؒ ہر وقت حضور اقدس ﷺ اور مرشد پاک کے عشق و ادب کی کیفیت میں رہتے تھے ذیل میں اس حوالے سے اختصار سے صرف چند واقعات تحریر کئے جاتے ہیں۔

(1) بیعت ہونے کے بعد آپؒ کبھی بھی بیت اللہ شریف اور حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس کی جانب پشت کر کے نہ بیٹھتے۔ جب کسی جگہ تشریف لے جاتے تو پہلے دریافت فرما لیتے کہ قبلہ کس جانب ہے تاکہ قبلہ اور حضور اقدس ﷺ کے روضہ پاک کی طرف پشت نہ ہو۔

(2) آپؒ کبھی بھی حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک یا نام مبارک لیٹ کر یا ٹیک لگا کر نہ فرماتے، نہ سنتے اور اگر کبھی آپؒ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوتے اور دورانِ گفتگو کوئی حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک یا اسم مبارک یاد کر لیتا تو فوراً ادب سے بیٹھ جاتے اور چہرہ انور کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپؒ کی کیفیت مبارکہ وجدانی ہو جاتی۔ آپؒ ہر وقت با وضو رہتے کہ آپؒ یہ پسند نہیں فرماتے تھے کہ کوئی شخص میرے سامنے حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک کرے اور میں بے وضو حالت میں ہوں۔ وضو کے اہتمام میں بعض اوقات مشکل بھی ہوتی ہے کہ بار بار وضو کرنا پڑتا ہے مگر بعد میں حضور اقدس ﷺ کی جانب سے اس معاملے میں بھی کرم نوازی ہو گئی۔ قبلہ مرشد پاک خواجہ سرکارؒ فرماتے ہیں کہ

بیعت کے دو یا تین سال بعد خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت پاک

ہوئی۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے میرے آقا! کوئی شخص کسی بھی وقت آپ ﷺ کا نام مبارک میرے سامنے لے سکتا ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ ایسی صورت میں میں بے وضو ہوں چنانچہ مجھے یہ عنایت فرمائیے کہ میرا وضو قائم رہا کرے۔ اس خواب کے بعد حضور اقدس ﷺ کی نظر پاک سے مجھے یہ عنایت حاصل ہو گئی کہ سارا دن خواہ میں نے کچھ کھایا یا پیابھی ہوتا تو بھی میرا وضو قائم رہتا اور فجر کے وضو سے عشاء کی نماز بھی پڑھی جاتی۔ یوں میری یہ خواہش بھی پوری ہو گئی کہ حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک بے وضو نہ سنوں۔

(3) مرشد پاک خولجہ سرکارؒ 1993ء میں حج کرنے کے لئے تشریف لے گئے اور جب واپس تشریف لائے تو ایک عاشق مصطفیٰ مدینے سے کیا تحفہ لائے۔ ہم نے دیکھا کہ آپؐ وہاں سے کچھ بھی خریداری کر کے نہ لائے جس طرح اکثر لوگ لاتے ہیں۔ آپؐ کے دست مبارک میں ایک لفافہ تھا جس میں چھوٹے چھوٹے پتھر مبارک تھے، پہلے تو ہم دیکھ کر حیران ہوئے پھر ہمارے عرض کرنے پر آپؐ نے فرمایا کہ یہ سعودی عرب کا تحفہ ہے اور یہ پتھر مبارک اس جگہ کے ہیں جس جگہ حضور اقدس ﷺ کا مکان شریف ہے۔ سبحان اللہ۔ آپؐ نے وہ کنکریاں تمام مریدین کو بطور تحفہ عنایت فرمائیں اور ہر سال عید میلاد النبی ﷺ پر محفل پاک میں لوگوں کو عطا فرماتے۔

(4) ایک دفعہ میں مرشد پاک قبلہ خولجہ سرکار کے ساتھ فیصل آباد تبلیغی دورے پر گیا۔ جمعہ کے روز جمعہ کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے، اس مسجد کے خطیب امام آپؐ کے مرید ہی تھے وہ نماز سے فارغ ہو کر وہ آپؐ سرکارؒ کو اپنے کمرے میں لے گئے۔ ملاقات کے بعد جب سرکار واپس تشریف لانے لگے تو میں نے ان خطیب صاحب سے بخاری شریف پڑھنے کے لئے

مانگی کہ جب تک فیصل آباد میں رہوں گا فارغ اوقات میں مطالعہ کرتا رہوں گا۔

مسجد سے واپسی پر راستے میں سرکار آگے آگے چل رہے تھے اور ہم مریدین آپ کے پیچھے پیچھے تھے کہ اچانک آپ کی نگاہ کرم مجھ پر پڑی تو مجھ سے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ”بخاری شریف“۔ یہ بات سن کر اچانک آپ سرکار کی طبیعت مبارکہ بدل گئی اور مجھے قدرے جلال میں فرمایا تو پھر آپ میرے پیچھے کیوں چل رہے ہیں مجھ سے آگے چلیں کیونکہ آپ کے ہاتھ میں بخاری شریف ہے اور اس میں حضور اقدس ﷺ کا نام مبارک لکھا ہوا ہے۔ آپ کے پیچھے چلنے سے میری کمر اس کتاب کی طرف ہوتی ہے۔

”سبحان اللہ“ آپ کی یہ بات سن کر ہمارے ایمان و محبت میں مزید اضافہ ہوا۔ آگے چلنے کا چونکہ حکم تھا مگر مجھے یہ جسارت کہاں کہ میں آپ سرکار کے آگے چلتا۔ اس لئے میں نے وہ کتاب اپنے پیر بھائی کو دے کر سڑک کی دوسری جانب کر دیا کہ وہ برابر میں چلتا رہے۔ اس طرح ہم میں سے کسی کی بھی کمر اس کتاب شریف کی طرف نہیں ہو رہی تھی۔

فرمودات عالیہ غوثِ زماں خواجہ سرکارؒ

- (1) ہر مسلمان سے اس نسبت سے محبت کریں کہ بطور امتی اس کا تعلق حضور اقدس ﷺ سے ہے۔
- (2) حضور اقدس ﷺ کی شان عالیہ کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا اور جب بندہ کسی درویش کامل کی صحبت میں بیٹھتا ہے تو پھر اسے حضور اقدس ﷺ کے متعلق کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر ضرورت ہوگی تو دوسروں کے لیے ہوگی۔

- (3) امام الانبیاء حضور اقدس ﷺ کا امتی ہونا ہی بہت اونچا مقام ہے اور جس شخص نے یہ بات سمجھ لی

تو وہ خوش قسمت ہے۔ جس نے حضور اقدس ﷺ کے امتی ہونے کی قدر نہ کی وہ بد قسمت ہے۔

(4) امام الانبیاء حضور اقدس ﷺ کی محبت، عظمت اور احترام کے لیے دلیل مانگنا یا اعتراض مسئلہ پوچھنا غلط ہے اور اس سے انسان کا ایمان ماند پڑ جاتا ہے۔

(5) حضور اقدس ﷺ کی شان کو کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا۔

(6) حقیقت محمدی ﷺ کا مشاہدہ کسی نے نہیں کیا اور نہ ہی کوئی مشاہدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

(7) حضور اقدس ﷺ کے سب امتیوں پر واجب ہے کہ وہ پوری دنیا کے انسانوں کو آپ ﷺ کی ذات عالی سے روشناس کرائیں اور آپ ﷺ کی شان سے آگاہ کریں۔ بلاشبہ انسانوں میں افضل اور اکمل ترین شخصیت آپ ﷺ کی ہے۔ جس نے آپ ﷺ کی زندگی کا مطالعہ نہیں کیا، آپ ﷺ کی پیروی کی کوشش نہیں کی اور آپ ﷺ سے محبت تعلق نہیں رکھا وہ محروم رہا خواہ اس نے باقی سب علوم پر عبور حاصل کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔

(8) حضور اقدس ﷺ کی بے ادبی نہ اللہ ﷻ کو پسند ہے اور نہ مسلمانوں کو۔ اسی لیے درود شریف بھی باوضو دوڑانہ ہو کر قبلہ یا مدینہ رخ ہو کر محبت کے ساتھ پڑھا جائے ورنہ لٹ کر پڑھنے سے کمر درد ہوگی اور چلتے پھرتے پڑھنے سے ہاتھوں میں درد شروع ہوگی جس کا علاج بغیر توبہ ممکن نہ ہوگا۔

(9) اگرچہ ہم مادی وسائل کو ابھی ترقی نہیں دے سکے لیکن ہمارے پاس روحانی وسائل ضرور موجود ہیں۔ ایمان کی دولت دوسرے ملکوں کو برآمد کی جاسکتی ہے جس سے انسانیت کا بھلا ہوگا۔ انسانیت صحیح معنوں میں انسانیت بن جائے گی اور امن و سلامتی کا دور دورہ ہوگا۔ حضور اقدس ﷺ کی ذات سے رہنمائی حاصل کر کے ہی انسانیت کامیاب ہو سکتی ہے۔

نعت شریف

ہو کرم یہ ذرا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 اپنے در پہ بلا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 کردو مجھ پہ کرم دیکھوں میں بھی حرم
 پھر مدینہ دکھا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 زینت عرش ہو زینت فرش ہو
 نور ہر جا تیرا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 یہ مکاں لامکاں تیرے جلوے نہاں
 تو ہے نور خدا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 شاہ کون و مکاں سارے تیرے جہاں
 رب کا تو رب تیرا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 تیری گفتار نے تیرے کردار نے
 راہ حق دی دکھا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 جس کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا
 سب ہیں تیرے گدا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 عشق میں میں تیرے ذکر میں میں تیرے
 دوں گا دنیا بھلا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 نعمتیں مل گئیں عظمتیں مل گئیں
 تیرا در جو ملا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 آؤ گھر جو میرے بھاگ جاگس میرے
 دیں ہیں آنکھیں بچا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
 دل میرا مضطرب بتلائے کرب
 دل پہ مرہم لگا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

میں تو انجان ہوں میں پریشان ہوں
مجھ کو رستہ دکھا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

بوجھ عصیاں بڑا پھسل کر گر پڑا
مجھ گرے کو اٹھا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
ڈوبا عصیاں میں ہوں بس یہی میں کہوں
معاف کر دو خطا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

نور و عرفان کی تیرے فیضان کی
چار سو ہو فضاء یا نبی مصطفیٰ ﷺ
سنتیں عام ہوں دین کے کام ہوں
کر دے پوری دعا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

میرا مرشد ولی حق ولی سچ ولی
مجھ کو اپنا بنا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
نسبت حق ولی جب سے مجھ کو ملی
عشق تیرا ملا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

میں کہوں حق ولی ہر بلا ہی ٹہلی
فیض ہے یہ تیرا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
میں نے موبہن وال ایسا دیکھا کمال
فیض و نور تیرا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

ہر گھر ہر گلی صدقہ ابن علی
حق ولی ہو صدا یا نبی مصطفیٰ ﷺ
میں غلام تیرا لو سلام میرا
میں ہوں تیرا گدا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

یا نبی مصطفیٰ ﷺ یا نبی مصطفیٰ ﷺ
یا نبی مصطفیٰ ﷺ یا نبی مصطفیٰ ﷺ

مجھ کو دیدار ہو بخت بیدار ہو
رخ سے پردہ ہٹا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

آنکھ بند جو کروں تجھ کو دیکھا کروں
کر دے ایسی عطا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

رنگِ محفل جسے دل میں بنے
ایسا جامِ پلا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

تجھ کو عرض کروں مست و بے خود رہوں
ایسا جلوہ دکھا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

تیرا در جو ملا مجھ کو سب کچھ ملا
اب نہ کرنا جدا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

میرے دن رات میں میری ہر بات میں
برکتیں ہوں عطا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

آرزو ہر مئے حرمِ دنیا مجھے
مال و زر سے بچا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

حق نبی سچ نبی حق ولی سچ ولی
یہ وظیفہ میرا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

ہو نزع یا قبر آئے روزِ حشر
لینا مجھ کو بچا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

مرضِ عسایاں مجھے دردِ دنیا مجھے
بخش دے اب شفاء یا نبی مصطفیٰ ﷺ

ہر قدم ہر قدم چاہیے بس کرم
ہو عطا پے عطا یا نبی مصطفیٰ ﷺ

میں گناہ گار ہوں میں سیاہ کار ہوں
میرے مہمب چپا یا نبی مصطفیٰ ﷺ